Digitized By Khilafat Library Rabwah

Digitized By Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جلد ۳۷ شمارہ ۳

صلح ۱۳۶۹ ہش ※ جنوری ۱۹۹۰ء

قیمت: سالانہ تیس روپے ⁂ فی پرچہ: تین روپے

ایڈیٹر

مبشر احمد ایاز

اس شمارے میں

پبلشر: مبارک احمد خالد ⁂ پرنٹر: قاضی منیر احمد ⁂ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ
مقام اشاعت: دفتر ماہنامہ خالد، دارالصدر جنوبی، ربوہ

Digitized By Khilafat Library Rabwah

اداریہ

ع گردوں نے گھڑی عمر کی اِک اَور گھٹا دی

دنوں کے بعد دن، ہفتوں کے بعد ہفتے، مہینوں کے بعد مہینے اور سالوں کے بعد سال بیت رہے ہیں۔ وقت کی تیز رفتار گاڑی پوری تیزی سے اپنے سفر کو جاری رکھے ہوئے ہے۔ وقت کا ہر لمحہ ہمیں پکار پکار کر کہہ رہا ہے کہ تمہاری عمرِ عزیز کا ایک اَور لمحہ کم ہو گیا اور اگر اس لمحہ کو ہم نے غنیمت جان کر اس سے فائدہ نہ اٹھایا تو یاد رکھنا کہ اب وہ لمحات واپس نہیں آسکتے۔ ان سے فائدہ اُٹھانا تو ہمارے اختیار میں تھا لیکن لوٹانا ہمارے بس کا روگ نہیں۔ بیدار اقوام کی طرف ہم اگر دیکھیں تو وہ کہاں سے کہاں پہنچی ہوئی ہمیں نظر آتی ہیں حالانکہ ان کا مقصدِ حیات دوسروں کی حیات کو سلب کرنے کے علاوہ اور کچھ نظر نہیں آتا۔ لیکن اِس وقت دُنیا میں ایک ایسی قوم بھی ہے جو دُنیا کے لیے تعوید کی حیثیت رکھتی ہے جو اِس دُنیا کی معالج بنا کر بھیجی گئی ہے اور وہ احمدیت ـــــ کو ماننے والے ہیں ـــــ حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ کو اللہ تعالیٰ نے خود فرمایا تھا کہ "تو وہ بزرگ" امام "ہے جس کا وقت ضائع نہیں کیا جائے گا"۔ پس اس ارشادِ خداوندی کو سامنے رکھتے ہوئے آج ہمیں جائزہ لینا ہوگا۔ اپنے نفس کا محاسبہ کرنا ہوگا کہ گزرا ہوا وقت ہم نے کیسے گزارا۔ خدا تعالیٰ کے حکموں کے مطابق گزارا یا نہیں؟ ہم نے احمدیت کی خاطر کتنا وقت صرف کیا۔ ہم نے بنی نوع انسان کی ہمدردی کے لیے کیا کچھ کیا؟ ہم نے اپنے آپ کو، اپنے اہل و عیال کو، اپنے قرابت داروں کو، اپنے معاشرے کو مغربیت کے زہر سے کس حد تک دُور کیا ـــــ ہم نے کس حد تک اپنے پیارے آقا حضرت امام جماعتِ احمدیہ کی تحریکوں پر لبیک کہا اور ان پر عمل کیا۔

آئیں! یہ جائزہ لیتے ہوئے ہم نئے سال میں قدم رکھیں اور اپنے وقت کو ضائع نہ کرنے کا عہد کریں ـــــ اور اِس عہد کو بابرکت بنانے کے لیے آئیے ہم سب **ایک بڑا ہی پیارا اور عظیم الشان عہد کریں،** وہ عہد جس کی پیارے آقا ہم سب سے توقع رکھتے ہیں اور وہ عہد یہ ہے کہ :-

★ ہم نماز پر دوام اختیار کریں گے اور اس کے مطالب سیکھیں گے۔

★ ہم قرآن کریم کی تلاوت کو اپنا دستور بنائیں گے۔

Digitized By Khilafat Library Rabwah

نیز ہم یہ بھی عہد کرتے ہیں کہ

★ ہم ہمیشہ سچ بولیں گے۔

★ ہم نرم اور پاک زبان استعمال کریں گے۔

★ ہم وسعتِ حوصلہ کا مظاہرہ کریں گے۔

★ ہم بنی نوع انسان کی ہمدردی کریں گے۔

★ ہم عزم و ہمّت سے کام لیں گے۔ انشاء اللہ

اے خدا تو ہمیں یہ عہد کرنے کی توفیق دے اور اس عہد پر تادم آخر کاربند رہنے کی توفیق بخش۔ آمین

الوداع واستقبال

ماہنامہ "خالد" کے مدیر مکرم ملک خالد مسعود صاحب جو اپریل ۱۹۸۹ء تا دسمبر ۱۹۸۹ء ماہنامہ خالد کی معنوی اور صوری خوبی کو نکھارنے اور بڑے خلوص اور محنت اور جانفشانی کے ساتھ اسے خوب سے خوب تر بنانے کے لئے مساعی کرتے رہے یکم جنوری ۱۹۹۰ء سے انصار اللہ میں چلے جانے کی وجہ سے ماہنامہ خالد کی ادارت سے رخصت ہو رہے ہیں۔ ادارہ خالد اپنی اور قارئین خالد کی طرف سے اُن کا شکریہ ادا کرتا ہے اور دعا کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں آئندہ بھی سعیٔ مشکور اور مقبول خدماتِ دینیہ کی توفیق عطا فرمائے۔

ماہنامہ "خالد" کے نئے مدیر: ادارہ مکرم سیّد مبشّر احمد صاحب ایاز کو جنہیں محترم حافظ مظفر احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان نے ماہ جنوری ۱۹۹۰ء سے ماہنامہ خالد کا مدیر مقرر فرمایا ہے مبارکباد پیش کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں مقبول خدمت کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

Digitized By Khilafat Library Rabwah

کلامُ الامام امامُ الکلام

؏ دِل سے ہیں خُدّامِ ختم المُرسلیںؐ

شرک اور بدعت سے ہم بیزار ہیں
خاکِ راہِ احمدؐ مختار ہیں

سارے حکموں پر ہمیں ایمان ہے
جان و دِل اِس راہ پر قربان ہے

دے چکے دِل اب تنِ خاکی رہا
ہے یہی خواہش کہ ہو وہ بھی فِدا

تم ہمیں دیتے ہو کافر کا خطاب
کیوں نہیں لوگو تمہیں خوفِ عقاب

سخت شورے اوفتاد اندر زمیں
رحم کُن بر خلق اے جاں آفریں

کچھ نمونہ اپنی قدرت کا دِکھا
تجھ کو سب قدرت ہے اے ربّ الورٰی

(انتخاب از دُرِّثمین اردو)

Digitized By Khilafat Library Rabwah

پیارے خدّام بھائیو! سالِ نَو مبارک۔

- ہم سالِ نَو پر ایک نئے عزم کے ساتھ آپ کی خدمت میں حاضر ہیں اور کچھ نئے سلسلے لیکر آرہے ہیں۔ غور سے پڑھیں اور تعاون کے لیئے ہاتھ بڑھائیں۔!
- اگلے شمارے میں "مجلس سوال و جواب" کا ایک مستقل کالم ہوگا جس میں آپ کے موصولہ سوالات کے جواب مرکزِ سلسلہ میں موجود جیّد علماء سے حاصل کر کے شائع کریں گے اور ناقابلِ اشاعت سوالات کے جواب آپ کو بذریعہ ڈاک ارسال کیئے جائیں گے۔ انشاء اللہ تعالیٰ
- اِسی سلسلہ میں ایک کالم "آپ کے مسائل" کے تحت ہوگا جس میں خدامِ الاحمدیہ کے کارکنان اور عہدیداران کو جو تنظیمی مسائل در پیش ہوں یا کوئی مشکل ہو تو اس کا جواب "دفتر خدام الاحمدیہ پاکستان ربوہ" سے حاصل کر کے شائع کیا جائے گا۔
- ایک سلسلہ "انٹرویوز اور تعارف" پر مشتمل ہوگا جس میں اہم بزرگ ہستیوں کا تعارف اور انٹرویو شائع کیا جائیگا۔
- اسی کالم میں ہم اُن احمدی احباب کا تعارف اور انٹرویو بھی شائع کرنے کی کوشش کریں گے جنہوں نے کسی بھی علمی یا عملی / فنّی میدان میں نمایاں کامیابی حاصل کی ہو۔ ہم منتظر ہیں ہر اُس احمدی کے جو کوئی نمایاں کامیابی حاصل کرے یا کارنامہ سرانجام دے، اُن سے درخواست ہے کہ فوری طور پر ادارہ "خالد" کو خط سے مطلع فرمائیں تاکہ اُن سے رابطہ کیا جاسکے۔
- ہم آئندہ اشاعت میں "آپ کا خط ملا" کالم بھی شروع کر رہے ہیں۔ یہ کالم آپکے خطوں اور آپ کی آراء سے مزیّن ہوگا۔
- اس ضمن میں ہمیں ضرورت ہے آپ کے تعاون کی، آپ کی دعاؤں کی۔ اِسی طرح تمام احمدی شعراء اور اہلِ علم و قلم حضرات سے تعاون کی بھی درخواست ہے۔

ع صلائے عام ہے یارانِ نکتہ داں کے لیئے

آپ کی دعاؤں کا طالب آپ کا

مدیر رسالہ "خالد"

Digitized By Khilafat Library Rabwah

آنحضور صلّی اللہ علیہ وسلم کے ذرائع اصلاح وتربیت

(مکرّم بشارت احمد ناصر صاحب)

(یہ مقالہ سیمینار سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم منعقدہ ایوانِ محمود ربوہ میں پڑھا گیا)

"انبیاء اور اولیاء کا وجود اس لئے ہوتا ہے
کہ تا لوگ جمیع اخلاق میں اُن کی پیروی کریں
اور جن امور پر خدا نے ان کو استقامت بخشی
ہے اُسی جادۂ استقامت پر سب حق کے
طالب قدم ماریں۔"

(براہین احمدیہ صفحہ ۲۶۶ حاشیہ ۱۱)

یہ ہماری خوش قسمتی ہے کہ خدا تعالیٰ نے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سوانح کو دو حصوں میں منقسم کر دیا ایک حصہ دُکھوں اور مصیبتوں اور تکلیفوں کا اور دوسرا حصہ فتحیابی کا۔ تا ہم میں سے ہر شخص جس قسم کے حالات سے دوچار ہو اسی قسم کے حالات کا اُسوۂ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنا سکے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دُکھوں کے زمانے میں بھی اپنی قوم کی نہایت اعلیٰ درجہ کی تربیت اور اصلاح فرمائی اور فتح اور اقبال کے زمانہ میں بھی۔ آپ کی اصلاح نہایت وسیع اور عام مسلّم الطوائف تھی اور یہ مرتبہ اصلاح کا کسی گذشتہ نبی کو نصیب نہیں ہوُا۔ آپ تو اللہ تعالیٰ کے فیض اور عرفان کا چشمہ تھے جس سے ہر قوم نے فیض پایا۔ ؎

عجب نوریست در جانِ محمدؐ
عجب لعلیست در کانِ محمدؐ

جس نے دیکھا گرویدہ ہو گیا۔ اصل حقیقت یہ ہے کہ سب نبیوں سے افضل وہ نبی ہے کہ جو دُنیا کا مربّیٔ اعظم ہے یعنی وہ شخص جس کے ہاتھ سے دُنیا کا فسادِ اعظم اصلاح پذیر ہوُا۔

حضرت رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تربیت و اصلاح کے تمام ممکنہ ذرائع استعمال فرمائے مگر عجیب بات یہ ہے کہ

(۱) ہر شخص کی تربیت کے لئے مناسبِ حال ذریعہ اختیار فرمایا مثلاً کسی کو ارشاد فرمایا کہ بہترین عمل جہاد ہے۔ کسی کو فرمایا کہ اَلصَّلٰوۃُ عَلٰی وَقْتِھَا۔ کسی کو فرمایا والدین کی خدمت۔

(۲) پھر آپؐ نے اصلاح کا ایک ذریعہ یہ بھی اختیار فرمایا کہ تدریجاً احکامات کا پابند بنایا جائے اور پھر اس قدر سختی سے ان احکامات کو اپنا لیا جائے کہ کوئی دُنیوی طاقت روک نہ پیدا کر سکے۔ چنانچہ آپؐ نے ایک مرتبہ ایک صحابی معاذ بن جبلؓ کو جب یمن روانہ کیا تو فرمایا کہ انہیں اسلام کی

Digitized By Khilafat Library Rabwah

دعوت دینا۔ اگر وہ لوگ مسلمان ہو جائیں تو پہلے انہیں اطاعت کا سبق دے کر بتانا کہ ان پر دن رات میں پانچ نمازیں فرض ہیں۔ جب وہ اس بات کو قبول کرلیں اور عمل پیرا ہوں تو پھر انہیں بتانا کہ ان پر زکوٰۃ واجب ہے جو امراء سے لے کر غرباء کو دی جاتی ہے۔ (بخاری کتاب الزکوٰۃ)

(۳) انقلاب اور عظیم الشان تغیّر پیدا کر دینے والا بہت ہی اہم ذریعہ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آغاز سے لے کر تا دمِ آخر اختیار فرمایا وہ دعا ہے۔ آپؐ کی زندگی کے تمام انقلابات میں بنیادی حیثیت دعا ہی کی تھی۔ اسی ہتھیار نے میدانِ جنگ میں بھی کام دکھایا اور اس کے علاوہ دوسرے مواقع پر بھی۔ اسی ذریعہ نے ہی قیصر و کسریٰ کی حکومتوں کے پرخچے اُڑا دئے تھے۔ اس سلسلہ میں حضرت اقدس بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کا ایک حوالہ پیش کرنا ہی کافی ہے۔ حضور فرماتے ہیں:-

"وہ جو عرب کے بیابانی ملک میں ایک عجیب ماجرا گزرا کہ لاکھوں مُردے تھوڑے دنوں میں زندہ ہو گئے اور پُشتوں کے بگڑے ہوئے الٰہی رنگ پکڑ گئے اور آنکھوں کے اندھے بینا ہوئے اور گونگوں کی زبان پر الٰہی معارف جاری ہوئے اور دُنیا میں یکدفعہ ایک ایسا انقلاب پیدا ہوُا کہ نہ پہلے اس سے کسی آنکھ نے دیکھا اور نہ کسی کان نے سُنا۔ کچھ جانتے ہو وہ کیا تھا؟ وہ ایک فانی فی اللہ کی اندھیری راتوں کی دعائیں ہی تھیں جنہوں نے دُنیا میں شور مچا دیا اور وہ عجائب باتیں دکھلائیں کہ جو اس اُمّی بیکس سے محالات کی طرح نظر آتی تھیں۔ اللّٰھم صلِّ وسلّم وبارك علیه وآله۔"

(برکات الدعا صفحہ ۱۰)

(۴) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ذریعہ اصلاح و تربیت یہ بھی اختیار فرمایا کہ اصل منبع اور جڑھ توحیدِ الٰہی ہے۔ انسانی پیدائش کا مقصد بھی یہی ہے چنانچہ خود آپؐ نے بھی ہر موقع پر سب سے پہلے توحید ہی کا وعظ فرمایا۔ قرآن و احادیث میں اس کی مثالیں موجود ہیں۔ تعالوا الیٰ کلمة سواء بیننا وبینکم ان لا نعبد الّا اللّٰہ۔ اور حدیثوں سے بھی صاف ظاہر ہے کہ اپنے لشکر کے سرداروں کو یہ حکم دیتے کہ دیکھو! تم انہیں اللہ کی طرف بُلانا۔ پھر اس کا سب سے عمدہ عملی اظہار آپؐ کی زندگی میں اُس وقت بھی ہوُا جب قوم نے طرح طرح کے دنیوی جاہ و حشمت کے لالچ دینے کی کوششیں کیں تو آپؐ نے فرمایا خدا کی قسم! اگر یہ لوگ میرے دائیں ہاتھ پر سورج اور بائیں ہاتھ پر چاند بھی لا کر رکھ دیں تب بھی مَیں توحید کے اعلان سے نہیں رُکوں گا۔

"اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَ مَمَاتِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔"

سُبحان اللہ! کیسا پیارا اور زندگی بخش ماٹو ہے۔

(۵) سیدنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ذرائع اصلاح و تربیت میں سے ایک پہلو یہ بھی رکھا کہ مختلف اوقات میں اور مختلف مواقع پر وعظ کیا کرتے تھے۔ کبھی یہ وعظ مردوں اور عورتوں کو اجتماعی ہوتا تھا اور کبھی الگ الگ دن مقرر کرکے۔ پس اس اُسوہ نے یہ بھی بتا دیا کہ تربیت کے لئے وعظ و نصیحت بھی ضروری ہے اور یہ بھی بتایا کہ کبھی کبھار ہو۔ وقفے کے ساتھ۔

(۶) اصلاحِ معاشرہ اور تربیتِ افراد کے سلسلہ

Digitized By Khilafat Library Rabwah

میں ایک نہایت ہی اہم ذریعہ جو ہمیں جناب سیدنا و مولانا حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی زندگی کے انتہائی خطرناک اور چونکا دینے والے خوفناک مقامات پر بھی بڑی ہی شان کے ساتھ چمکتا ہوا نظر آتا ہے وہ ہے خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اُسوہ بن کر دوسروں کو سکھانا۔ میں اس کو ذرا تفصیلی لینا چاہتا ہوں کیونکہ یہ وہ ذریعہ ہے جو دوسرے تمام ذرائع سے زیادہ مؤثر اور مشکل ہوا کرتا ہے کہ انسان اپنے آپ کو ایسے پُرخطر مقامات میں دلیرانہ شان کے ساتھ داخل کرے کہ جہاں زندگی کی کوئی بھی ضمانت نہیں ہوا کرتی۔ ایسے موقعوں پر کامل اخلاق دکھانا اور صبر و استقامت کا پہاڑ بن جانا کوئی آسان کام نہیں۔ چنانچہ غزوۂ اُحد جو کہ سب سے بڑا امتحان اور کڑی آزمائش کا وقت تھا جب کہ بوجہ صحابہؓ کی طاقت سے بڑھ چکا تھا اس غزوہ کے دوران بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے مریدوں کی اصلاح و تربیت کا پہلو مدِنظر رکھا اور ایسا حسین اُسوہ قائم فرمایا جو ہمیشہ ہمیش کے لئے مشعلِ راہ کا کام دے گا۔ اس غزوہ کے بعض واقعات میں آپ کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں کہ ایسی مشکل کے وقت میں بھی آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کس طرح اپنے آپ کو صحابہؓ کے سامنے پیش کیا اور کس طرح ان کی عظیم الشان تربیت فرمائی۔

جنگِ اُحد کے موقع پر حالت یہ تھی کہ مسلمان خواتین جو پانی پلانے گئی تھیں انہوں نے اپنے مشکیزے پھینک دیئے اور تلواریں اُٹھالیں۔ چنانچہ ایسی ہی ایک مسلمان عظیم خاتون حضرت اُمِّ عمارہؓ کی روایت ہے وہ کہتی ہیں کہ جب میں نے دیکھا کہ اُحد کے مقام پر بھگدڑ مچ گئی ہے اور حضورؐ کے پاس دس آدمی بھی باقی نہیں رہے تو میں اور میرا شوہر اور میرے دو بیٹے حضورؐ کے آگے کھڑے ہو کر آپؐ کے پاس سے دشمنوں کے غولوں کو ہٹانے لگے اور مسلمانوں کی حالت یہ تھی کہ آپؐ کے سامنے سے بھاگے جاتے تھے۔ اُسی اثناء میں حضورؐ کی نظر میرے اُوپر پڑ گئی تو آپؐ نے دیکھا کہ میرے پاس سپر نہیں ہے اس لئے آپؐ نے ایک بھاگنے والے سے جس کے پاس سپر تھا فرمایا کہ اے ڈھال والے! ایک لڑنے والے کو ڈھال تو دیتا جا۔ چنانچہ ایک شخص دوڑا جارہا تھا اُس نے دوڑتے دوڑتے ڈھال پھینک دی۔ وہ کہتی ہیں کہ میں نے وہی ڈھال اُٹھائی اور حضورؐ کے سامنے کھڑی ہوگئی۔ اچانک ایک حملہ آور آیا اگر وہ ڈھال نہ ہوتی تو میری جان جاتی۔

غور کیجئے اُس شدّت کے وقت بھی کیسا اُسوہ قائم کیا اور کیسی عمدہ تربیت کا سبق سکھایا ہے عجیب و غریب کمال ہے کہ بھاگنے والے کو کوئی طعنہ نہیں دیا۔ اس کو یہ بھی نہ کہا کہ اے بھاگنے والے مرد! ایک پیچھے لڑنے والی عورت کے لئے اپنی ڈھال چھوڑتا جا! بلکہ صرف یہ فرمایا کہ اے ڈھال والے! ایک لڑنے والے کو ڈھال تو دیتا جا۔ صحابہؓ کے جذبات کا کتنا نازک خیال ہے۔ حضرت اقدس بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں ؎

اِنّیْ اَرٰی فِیْ وَجْھِکَ الْمُتَھَلِّلِ
شَاْنًا یَفُوْقُ شَمَائِلَ الْاِنْسَانِ

اے آقاؐ! ہم تو تیرے چہرے پر وہ حُسن اور نور دیکھتے ہیں جو انسانی اخلاق و شمائل سے بالاتر ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی حضرت عمروؓ بن جموح لنگڑے تھے۔ ان کی اپنے بچوں سے اس بات پر تکرار ہوگئی۔ بچے کہتے تھے کہ ہم چار جوان بیٹے

Digitized By Khilafat Library Rabwah

ہیں ہم لڑیں گے جا کر۔ تمہیں نہیں جانے دینا۔ آپ گھر بیٹھے رہیں آپ پر تو جہاد فرض ہی نہیں ہے۔ انہوں نے کہا یہ کس طرح ہو سکتا ہے کہ تم جنت میں چلے جاؤ اور میں یہاں بیٹھا رہوں۔ چنانچہ صحابہؓ نے جب بیچ میں دخل دیا اور سمجھایا تو ان کی طبیعت میں مزاح بھی تھا انہوں نے آگے سے کہا کہ واہ! یہ بھی کوئی مشورہ ہے کہ میرے بیٹے تو جنت میں چلے جائیں اور میں آپ جیسوں کے پاس بیٹھا رہوں یہ کہہ کر مقدمہ حضورؐ کی خدمت میں لے گئے۔ حضورؐ کی خدمت میں انہوں نے بڑی حکمت سے یہ عرض کیا اور ایسی زبان استعمال کی کہ حضورؐ کا دل پسیج جائے۔ انہوں نے کہا یا رسول اللہؐ! میرا تو دل یہ چاہ رہا ہے کہ میں جنت میں اپنی لنگڑی ٹانگ کے ساتھ اچھلتا کودتا پھروں اور میرے بیٹے مجھے روک رہے ہیں۔ حضورؐ نے فرمایا دیکھو! تم پر جہاد فرض نہیں لیکن جو تمہارا جذبہ ہے میں تمہیں روکتا بھی نہیں۔

پس دیکھیں اس کڑے وقت میں کیسا عمدہ درس دیا کہ زبردستی نیکی سے روکا بھی نہیں جائے گا اور زبردستی نیکی پر مجبور بھی نہیں کیا جائے گا لیکن امورِ مہمہ میں ہمیشہ امام کی اجازت ضروری ہوا کرتی ہے۔

پس یہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی عمدہ تربیت ہی کا نتیجہ تھا کہ آپؐ کے ماننے والے جاں نثار بن گئے۔ یک جہتی اور وحدت کی مثال قائم کر گئے۔ یاد رکھیں کہ ساری خوبیاں وحدت میں ہیں۔ جس قوم کا کوئی رئیس نہیں وہ مر چکی اور جو قوم اپنے رئیس کے لئے مر نہیں سکتی وہ کبھی زندہ نہیں ہو سکتی۔ زندہ وہی رہتے ہیں جو اپنی جانوں کا نذرانہ اپنے آقا کے قدموں میں پیش کر دیتے ہیں اور پھر اس کی کوئی بھی پرواہ نہیں کرتے۔

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ ہند جو عمروؓ بن جموح کی بیوی تھیں وہ مدینہ کی طرف آ رہی تھیں۔ میں نے ان سے پوچھا کہ بتاؤ میدان کا کیا حال ہے؟ انہوں نے جواب دیا الحمد للہ سب خیریت ہے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خیریت سے ہیں۔ پھر میری نظر اونٹ پر پڑی تو میں نے دیکھا کہ اس اونٹ پر کچھ لدا ہوا ہے۔ میں نے پوچھا کہ بتا بی بی! یہ اونٹ پہ کیا لدا ہوا ہے۔ انہوں نے کہا میرے خاوند کی لاش ہے، میرے بھائی کی لاش ہے اور میرے بیٹے کی لاش ہے اور منہ سے الحمد جاری ہے کہ الحمد للہ اللہ کا رسول خیریت سے ہے۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ یہ کہہ کر جب وہ مدینہ کی طرف چلنے لگیں تو اونٹ نے چلنے سے انکار کر دیا وہ وہیں بیٹھ گیا۔ پھر اٹھایا پھر اس نے چلنے سے انکار کر دیا یہاں تک کہ جب انہوں نے احد کی طرف منہ پھیرا تو اونٹ خوشی خوشی چلنے لگا اور ان تینوں کی لاشیں آخر حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں میں پہنچ گئیں۔ جب وہاں جا کے ڈھیر کیا تو راوی بیان کرتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھ کے پوچھا کہ اس کے دل میں شہادت سے پہلے کوئی آرزو تو نہیں تھی اس قسم کی! تو انہوں نے عرض کیا ـــ ہاں یا رسول اللہ! اسی قسم کی آرزو تھی۔ تب خدا کے رسولؐ نے فرمایا:

بسا اوقات خاک آلودہ پراگندہ بالوں والا ایک انسان خدا کو اتنا پیارا ہوتا ہے کہ جب وہ اس کے نام کی قسم کھا کے کہتا ہے کہ ایسا ہو گا تو اللہ ضرور ویسا ہی کر دیتا ہے ـــ اللہ اور رسولؐ کی محبت میں ڈوبا ہوا یہ ایک عجیب خاندان تھا جس کا ہر فرد سراپا عشق تھا

Digitized By Khilafat Library Rabwah

بیٹے باپ سے بڑھ کر شہادت کی تمنا رکھنے والے اور
باپ بیٹوں سے بڑھ کر شہادت کا فدائی۔ وہ لنگڑا تھا
مگر نیکی کی دَوڑ میں کروڑوں انسانوں پر سبقت لے گیا۔
بظاہر یہ واقعات صحابہؓ کی سیرت کی عکاسی کر
رہے ہیں لیکن چشمِ بینا سے دیکھو کہ ان کے ہر قطرۂ خون
میں حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا سُورج بڑی
دِلرُبائی کے ساتھ چمکتا ہوُا دکھائی دے رہا ہے۔ یہ
سیرتِ محمدیؐ ہی کا تو جلوہ تھا جس نے عرب کی تاریک
دُنیا کو بُقعۂ نور بنا ڈالا۔ اور یہ تو آپ جانتے ہی ہیں کہ
روشنی کرنے کے لئے کچھ جلانا پڑتا ہے، روشن اور
چمکدار مثالیں قائم کرنے کے لئے ڈائنامیٹ کی طرح
خود کو ختم کرنا ہی پڑتا ہے تب نتیجہ ظاہر ہوتا ہے۔ میرے
آقا حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے جاں نثاروں
نے جو روشنیاں جلائیں، وہ مستعار اور عارضی نہیں تھیں
بلکہ ہمیشہ ہمیش باقی رہیں گی۔

حضرت عبداللہ بن جحشؓ آنحضورؐ کے پھوپھی زاد
بھائی شہادت سے پہلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی
خدمت میں حاضر ہوتے ہیں اور عرض کرتے ہیں اب خدا
اور رسولؐ سے میری ایک گذارش ہے۔ اللہ سے تو یہ
ہے کہ اے اللہ! مَیں تیری ذاتِ پاک کی قسم دیتا ہوں
کہ کل کو میری ضرور دشمنوں سے اِس طرح مُٹھ بھیڑ ہو جائے
کہ وہ مجھے قتل کر ڈالیں اور میرے نقوش بگاڑ ڈالیں
اور میرے ٹکڑے ٹکڑے کر دیں۔ پھر مَیں مقتول ہو کر
یہ ساری سختیاں جھیل کر تیرے حضور اِس حال میں حاضر
ہوں کہ تُو پوچھے کہ اے بندے! یہ تُو نے اپنا کیا حال
بنا رکھا ہے، یہ کن زیوروں سے آراستہ ہو کر تُو میرے
پاس آیا ہے۔ مَیں عرض کروں کہ آقا! تیری خاطر، صرف
تیری خاطر مَیں نے ایسا کیا ہے۔ اور اے اللہ کے رسول!
آپؐ سے بھی میری ایک عرض ہے اور وہ یہ ہے کہ
جب مَیں شہید ہو جاؤں تو میرے سارے مال و دولت،
میری ساری جائدادیں تو اپنے پاس رکھ لے مجھے اَور
کچھ نہیں چاہیئے۔

کیا تلوار اور ظلم اور جبرو تشدّد کے ذریعہ مسلمان
ہونے والے ایسے ہی باکمال ہوُا کرتے ہیں۔ کیا ایسے ہی
اعمال ان سے صادر ہوتے ہیں۔ نہیں نہیں ہرگز نہیں۔
خدا کی قسم! یہ وہی کر سکتا ہے جس کی پرورش محمدی محبت
کے جام پلا پلا کے کی گئی ہو۔ پس ؎

محمدؐ ہی نام اور محمدؐ ہی کام علیکَ الصّلوٰۃ علیکَ السّلام

جانوں کا نذرانہ پیش کرنے کا ذکر مَیں نے کیا تھا۔
اس کو کوئی محض مبالغہ نہ سمجھے۔ ایک مثال مَیں آپ کے
سامنے ایسی رکھنی چاہتا ہوں جس سے پتہ چلے گا کہ
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم کِس قدر صحابہؓ کے
دلوں میں رَچ بس گئی تھی اور پھر وہ کِس عمدگی سے اپنی
جانیں قربان کرنے میں فخر محسوس کرتے تھے۔

جنگِ اُحد کے موقعہ پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے ایک اعلان ایسا فرمایا جس سے صحابہؓ کی زندگی یُوں لگتا
تھا جیسے دوبارہ لوٹ آئی ہے۔ وہ کیا اعلان تھا! اعلان یہ
تھا۔ حضورؐ نے فرمایا — آج کون ہے جو مجھ پر اپنی جان
نچھاور کر دے۔ اِس اعلان کے سُنتے ہی ہر دل میں یہ تمنّا
بھر آئی کہ یہ سعادت اسے نصیب ہو۔ لیکن آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم اپنے ایک پیارے حضرت زیادؓ بن صخر کو ایسی جزاء
دینا چاہتے تھے جو اس سے پہلے کبھی کسی کو نہیں دی گئی۔
حضورؐ نے صحابہؓ سے مخاطب ہو کر فرمایا جاؤ اور زیادؓ کو
تلاش کر کے میرے پاس لاؤ۔ باقی سب ساتھی شہید ہو چکے

Digitized By Khilafat Library Rabwah

تھے۔ ان میں ابھی جان باقی تھی کیونکہ خدا کی تقدیر نے یہ جان روکی ہوئی تھی۔ یہ ممکن ہی نہیں تھا کہ ایک عاشق رسولؐ کو وہ جزاء نہ مل جائے جو حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم اُسے دینا چاہتے تھے۔ صحابہؓ نے جان کنی کی حالت میں، آخری دَم تھا، ان کو حضورؐ کے قدموں میں لاکے ڈالا تو حضورؐ نے فرمایا اسے اَور قریب کرو۔ انہوں نے اَور قریب کیا۔ تو پھر حضورؐ نے فرمایا زیادؓ کو اَور قریب کرو۔ تو پھر اَور قریب کیا۔ حضورؐ نے اپنا پاؤں آگے بڑھایا اور زیادؓ سے کہا کہ اپنا سَر میرے پاؤں پہ رکھ دو۔ حضرت زیادؓ نے بمشکل تمام وہ سَر اُس پاؤں پہ رکھا اور وہیں جان دے دی۔

کسی عاشق اور معشوق کے درمیان ایسا راز و نیاز کا معاملہ پہلے کبھی آسمان نے نہ دیکھا تھا۔ خدا کی قسم! اور نہ آئندہ کبھی دیکھ سکے گا۔ پس مَیں تو یہ کہتا ہوں کہ ؎

محمدؐ عربی بادشاہِ ہر دو سَرا
کرے ہے روحِ قدس جس کے دَر کی دربانی
اسے خدا تو نہیں کہہ سکوں پہ کہتا ہُوں
کہ اُس کے مرتبہ دانی میں ہے خدا دانی

جنگِ خندق کے موقعہ پر ایک سخت چٹان آگئی۔ مختلف صحابہؓ نے کوششیں کیں لیکن پتھر نہ ٹوٹا آخر انہوں نے حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اطلاع دی۔ عجیب شاگرد ہیں کیسی عمدہ تربیت ہے۔ اتنی بڑی خندق میں اگر ایک چٹان نہ ٹوٹتی تو اس کو چھوڑ کر دائیں بائیں پہلو سے بھی گزر سکتے تھے لیکن حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے تربیت یافتہ تھے اور بغیر بتائے کوئی قدم اُٹھانا انکی سرشت کے خلاف تھا۔ پھر ان کے مربّی کا حال دیکھئے۔ حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو جب اطلاع دی گئی تو آپؐ نے فرمایا چلو مَیں کوشش کرتا ہوں۔ حالانکہ حضورؐ بھی تو تھکے ہوئے تھے۔ سردی نے حضورؐ کو بھی نڈھال کر دیا تھا اور بعض صحابہؓ سے جسمانی لحاظ سے کمزور بھی تھے لیکن اِن سب باتوں کے باوجود فرمایا کہ ٹھہرو مَیں خود جاتا ہوں۔ انتظامی امور کے متعلق کیسا عظیم الشان نمونہ ہے۔ نظام کے سربراہ کا کام ہے کہ خود موقعہ پر پہنچے اور اپنی تکلیف کی کوئی پرواہ نہ کرے۔ یہ ہمارے لئے ایک عظیم الشان حقیقی پیغام ہے۔

معاشرتی بُرائیوں میں سے ایسی بُرائی کا ختم کرنا بہت مشکل ہُوا کرتا ہے جس پر سارا معاشرہ ہی عمل پیرا ہو لیکن صدقے جائیے اُس شاہِ دو عالم پر کہ آپؐ کی تربیت کا انداز کیسا تھا کہ اس کو ماننے بغیر چارہ نہیں۔ نوحہ کی رسم عرب میں بہت اہم خیال کی جاتی تھی اس کو آنحضورؐ نے کس طرح ختم کیا اس کا اندازہ آپ کو اِس واقعہ سے ہو جائے گا۔

حضرت حمزہؓ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بہت پیار تھا۔ میدانِ اُحد میں دیکھا پیٹ پھاڑا ہُوا ہے سینہ چیر کے کلیجہ چبایا ہُوا ہے۔ آپؐ نے چچا سے مخاطب ہو کر کہا اے چچا! جو دُکھ مجھے آج یہاں پہنچا ہے میرا خدا آئندہ کبھی ایسی تکلیف نہیں دکھائے گا۔ حضرت صفیہؓ کو، جو دیکھنے آرہی تھیں بھائی کو، روک دیا۔ انہوں نے کہا یا رسول اللہ! مَیں صبر کا وعدہ کرتی ہوں فرمایا آؤ اور دیکھ لو۔ آئیں تو دیکھا کہ لاش کا حلیہ بگڑا ہُوا ہے لیکن اس کے باوجود کوئی واویلا نہیں۔ سَر نہیں پیٹا۔ بال نہیں نوچے بلکہ اپنے آقا حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم پر اِس طرح عمل پیرا ہوئیں کہ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ پڑھا اور دیر تک دعا کرتی رہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس بیٹھ گئے

Digitized By Khilafat Library Rabwah

اور اس حال میں غم میں شریک ہوئے کہ صحابہؓ کہتے ہیں کہ جب حضرت صفیہؓ کے آنسو تیز ہوتے تھے تو حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے آنسو بھی تیز ہو جاتے تھے اور جب وہ ذرا تھمتے تھے تو یہ آنسو بھی تھم جاتے تھے۔ اِس حال میں مدینہ کو لوٹے کہ سارا مدینہ ماتم کدہ بنا ہوا تھا۔ ہر گھر سے ماتم کی آوازیں بلند ہو رہی تھیں۔ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان دیکھئے کہ آپؐ نے داخل ہوتے ہوئے فرمایا کہ دیکھو! سب کو رونے والے نوحہ کرنے والے ہیں مگر میرے چچا حمزہؓ کو رونے والا تو کوئی نہیں۔ کوئی اس کا نوحہ کرنے والا نہیں۔ وہ انصار جو ساتھ تھے ان کے دلوں کو تو دھڑکی لگ گئی۔ دوڑتے ہوئے اپنے گھروں کو گئے اور انہوں نے کہا کہ چھوڑ دو سب نوحے اور صرف اور صرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا حمزہؓ کا نوحہ کرو۔ چنانچہ سارے مدینہ سے حضرت حمزہؓ کے نوحے کی آوازیں بلند ہوگئیں اور عورتیں نوحہ کرتی ہوئیں آنحضورؐ کے گھر پر حاضر ہوگئیں۔ حضورؐ کی جب نظر پڑی تو فرمایا یہ کیا ہو رہا ہے۔ انہوں نے کہا حضورؐ! آپؐ کے چچا حمزہؓ کا نوحہ کرنے والی آئی ہیں۔ تب حضورؐ نے ان کا شکریہ ادا کیا اور فرمایا دیکھو نوحہ منع ہے اور آج کے دن کے بعد سے میں نوحے کی اِس رسم کو ختم کرتا ہوں۔ کتنے شان کا مربّی ہے ذرا غور کرکے تو دیکھئے۔ اُس وقت جبکہ لوگ اپنے رشتہ داروں کو رو رہے تھے اگر آنحضورؐ منع فرماتے تو ان کے دلوں کو صدمہ پہنچتا۔ وہ کہتے کہ ہمارے قریبی مرے ہیں ہمارا غم ہے ہم جانتے ہیں کہ دُکھ کیا ہوتا ہے مگر ایسا نہیں کیا بڑے ہی کریمانہ اور حکیمانہ انداز سے توجہ اپنے چچا حمزہؓ کی طرف پھیر دی اور ایسا عمدہ ذریعہ اصلاح و تربیت کا قائم فرمایا کہ جو ابد الآباد تک درخشندہ اور روشن و تاباں رہے گا اور دینِ حق کے افلاک پر ایک روشن ستارے کی طرح جگمگاتا رہے گا۔

پس آج آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ذرائع اصلاح و تربیت ہی اختیار کرکے اِس دُنیا کی اصلاح ہو سکتی ہے اور سب سے بڑھ کر یہ کہ ہمارا کردار قابلِ تقلید ہو۔ اگر ہم ان ذرائع کو ہی اختیار کریں گے تو کامیابیاں لازماً ہمارے قدم چُومیں گی اور ہمارا فرض ہے کہ ہم اس تعلیم کو پھیلا دیں اور زندہ کر دیں نوعِ انسان کو کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی تعلیم کا درس مکمل کرتے ہوئے فرمایا تھا کہ

اَلَا ھَلْ بَلَّغْتُ۔ اَلَا ھَلْ بَلَّغْتُ۔
اَلَا ھَلْ بَلَّغْتُ۔

کیا میں نے خدائی تعلیم تم تک پہنچا دی؟ سب نے یک آواز ہو کر کہا نَعَمْ۔ ہاں!

پھر آپؐ نے خدا تعالیٰ سے مخاطب ہو کر عرض کیا:۔

اَللّٰھُمَّ اشْھَدْ۔ اَللّٰھُمَّ اشْھَدْ
اَللّٰھُمَّ اشْھَدْ۔

اے خدا تُو بھی گواہ رہنا۔

اور پھر تمام مجمع کو مخاطب کر کے حکم دیا:۔

لِیُبَلِّغِ الشَّاھِدُ الْغَائِبَ

جو آج یہاں موجود ہیں وہ اُن کو یہ تعلیم پہنچا دیں جو آج یہاں موجود نہیں ہیں۔

آج بھی کرّۂ ارض اس پیغام کے سُننے اور اس پر عمل کرنے کا شدید محتاج ہے ورنہ اس تاریک زمانہ کی تاریکی کے ٹلنے کا کوئی امکان بھی باقی نہیں۔ سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم۔ اللھم صلّ علی محمّد و آل محمّد وبارک وسلم انک حمید مجید۔

Digitized By Khilafat Library Rabwah

خدّام الاحمدیہّ کے لئے حضرت مصلح موعود کے ارشادات

(انتخاب از مشعلِ راہ)

(مرسلہ: مکرم فضل احمد صاحب شاہد)

۱۔ "جب بھی تم کوئی حکم دو۔ محبّت، پیار اور سمجھا کر دو۔"

۲۔ "تمہیں اپنے دلوں میں سے ہر قسم کی نمود کا خیال مٹا کر کام کرنا چاہیئے۔"

۳۔ "تمہارا فرض ہے کہ امام کے پیچھے ہو کر لڑو۔"

۴۔ "تمہارا فرض ہو گا کہ تم اپنے ہاتھ سے کام کرو۔"

۵۔ "تم سادہ زندگی بسر کرو۔"

۶۔ "تم دین کی تعلیم دو۔"

۷۔ "تم نمازوں کی پابندی کی نوجوانوں میں عادت پیدا کرو۔"

۸۔ "تم دعوت الی اللہ کے لئے اوقات وقف کرو۔"

۹۔ "خدمتِ خلق کے کام کریں۔"

۱۰۔ "مجلس خدام الاحمدیہ کے ارکان ...... سلسلہ کے درد کو اپنا درد سمجھیں۔"

۱۱۔ "مجلس خدام الاحمدیہ میں جو بھی شامل ہو وہ یہ اقرار کرے کہ میں آئندہ یہی سمجھوں گا کہ احمدیت کا ستون میں ہوں اور اگر میں ذرا بھی ہلا اور میرے قدم ڈگمگائے تو میں یہ سمجھوں گا کہ احمدیت پر زد آ گئی۔"

Digitized By Khilafat Library Rabwah

غزل

(نتیجۂ فکر محترم پروفیسر چوہدری محمد علی صاحب)

ناداں اُلجھ رہے تھے عبث آفتاب سے
ہم نے دِکھا دیا تھا حوالہ کتاب سے

یہ اور بات ہے کہ ابھی مطمئن نہ تھا
خاموش تو وہ ہو گیا تھا اس جواب سے

آنکھیں کھُلی ہوئی تھیں مگر دیکھتی نہ تھیں
کوئی بڑا عذاب نہ تھا اس عذاب سے

لہروں میں چھُپ گئے تھے کنارے کٹے ہوئے
بچ کر نکل گیا تھا سفینہ سراب سے

اللہ بھیج سایۂ ابرِ رواں کوئی
سنولا گئے ہیں دھوپ میں چہرے گلاب سے

اب بند پانیوں سے تعلق نہیں رہا
ہم سیر ہو کے آئے ہیں رودِ چناب سے

کچھ تو جواب دیجئے شبنم ہی رو پڑے
پھولوں نے احتجاج کیا ہے جناب سے

کوئی تمیز اچھے بُرے کی نہیں رہی
دھُندلا گئی ہیں سرحدیں اس انقلاب سے

میلی نگاہ سے اُنہیں دیکھا نہ ہو کہیں
کملا گئے ہیں پھول نگہِ انتخاب سے

آئینہ میرے کانپتے ہاتھوں سے گر گیا
میں بال بال بچ گیا یوم الحساب سے

مضطر کے نام پر خطِ تنسیخ کھینچ کر
خود کو بھی اس نے کر دیا خارج نصاب سے

محبّت کی باریکیاں

Digitized By Khilafat Library Rabwah

(از مکرم فہیم احمد صاحب مربّی سلسلہ - ربوہ)

محبّت بھی عجیب شے ہے۔ انسان کو دیوانہ بنا دیتی ہے۔ اس کا محور صرف اور صرف اس کا محبوب بن جاتا ہے۔ اس کی سانسوں میں محبوب ہی کی خوشبو بسی ہوتی ہے۔ اس کے خیالوں کے محلات میں بھی اُسی کا بسیرا ہوتا ہے۔ اُسی کا ذکر لبوں پر مچلتا ہے۔ اُس کا حسین تصوّر یادوں کے دریچے وا کرتا ہے۔ افکار میں اسی کا سراپا آ کر فرحت بخشتا ہے۔ ایک عاشق اپنے محبوب کے قدم بقدم چلنا چاہتا ہے۔ وہ اُسی کا ہو کر اس میں مدغم ہونا چاہتا ہے۔ اس شاہراہ محبّت میں یہ موڑ بھی آتا ہے کہ مُحِبّ محبوب کی حرکات و سکنات کی کامل اتباع چاہتا ہے۔

حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ محبّت کے میدان میں بہت بڑے شہسوار تھے۔ آپ نے اس میدان میں بڑے بڑے عشّاق کو مات کر دیا۔ آپ نے اپنے حبیب حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے بے پناہ محبّت کی۔ یہ اداسِ محبّت کچھ ایسی جاذب تھی کہ باہمی مغایرت جاتی رہی۔ آپ اپنے محبوب کے رنگ میں رنگین ہو گئے آپ اپنے حبیب کے نقشِ پا پر کچھ اس طرح چلے کہ کوئی بھی نیا نقش نہ اُبھرا۔ آپ نے اتباعِ نبویؐ میں آخری حدوں تک کو چھو لیا۔ ذرا ذرا سی بات پر انہیں کی پیروی کے خواہاں ہوئے۔ یہ محبّت کی داستانیں چھوٹے چھوٹے امور میں بھی دُہرائی گئیں اور اس میدان میں اِک نئی اور انوکھی سچی کہانی رقم ہوئی۔

مندرجہ ذیل روایات آپ کی اپنے آقا سے محبّت کی گہرائی اور اس کی باریکیاں نمایاں کرتی ہیں اور آپ کی حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے شدید محبّت کی غمّازی کرتی ہیں۔

★ ★ ★

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم بغیر منڈیر کے چھت پر سونا ناپسند فرماتے تھے۔ حضور کے متعلق بھی روایت آئی ہے۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب فرماتے ہیں کہ:

"ایک دفعہ غالباً سیالکوٹ میں آپ کی چارپائی بے منڈیر کی چھت پر بچھائی گئی۔ تو آپ نے اصرار کے ساتھ اس کی جگہ کو بدلوا دیا۔ اسی طرح کا ایک واقعہ گورداسپور میں بھی ہوا۔ آپ فرمایا کرتے تھے کہ حدیث میں بغیر منڈیر کے کوٹھے پر سونے کی ممانعت ہے۔"

Digitized By Khilafat Library Rabwah

گوہ کا گوشت جائز ہے مگر حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے اسے ناپسند فرمایا۔ روایت میں آتا ہے:۔

"حضور کے سامنے دو ایک دفعہ گوہ کا گوشت پیش کیا گیا مگر آپ نے فرمایا کہ جائز ہے جس کا جی چاہے کھالے مگر رسول کریمؐ نے چونکہ اس سے کراہت فرمائی اس لئے ہم کو بھی اس سے کراہت ہے۔"

★ ہمارے آقا حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم بالعموم بیٹھ کر مشروبات نوش فرمایا کرتے تھے۔ اسی کی اتباع میں حضرت اقدس کے متعلق ایک روایت آتی ہے:۔

"قاضی محمد یوسف صاحب پشاوری بیان فرماتے ہیں کہ خاکسار نے ۱۹۰۴ء میں گورداسپور بارہا حضرت احمد کو دیکھا ہے کہ آپ عدالت میں پیشی کے واسطے تیزی سے سڑک پر جارہے ہیں اور سامنے سے کوئی شخص دودھ یا پانی لایا تو آپ نے وہیں بیٹھ کر پی لیا اور کھڑے ہو کر نہ پیا۔"

★ آپ کا کسی کو بیدار کرنے کا طریق بھی اپنے آقا سے مستعار تھا۔ روایت ہے کہ:۔

"مرزا دین محمد صاحب ساکن لنگروال فرماتے ہیں کہ جب میں حضرت صاحب کے پاس سوتا تھا تو آپ مجھے تہجد کے لئے نہیں جگاتے تھے مگر صبح کی نماز کے لئے ضرور جگاتے تھے اور جگاتے اس طرح تھے کہ پانی میں انگلیاں ڈبو کر اس کا ہلکا سا چھینٹا پھوار کی طرح پھینکتے تھے۔ میں نے ایک دفعہ عرض کیا کہ آپ آواز دے کر کیوں نہیں جگاتے اور پانی سے کیوں جگاتے ہیں؟ اس پر فرمایا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم بھی اسی طرح کیا کرتے تھے اور فرمایا کہ آواز دینے سے بعض اوقات آدمی دھڑک جاتا ہے۔"

★ حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب سے روایت ہے کہ:۔

"حضرت مسیح موعود صدقہ میں جانور کی قربانی بہت کیا کرتے تھے۔ گھر میں کوئی بیمار ہوا یا کوئی مشکل در پیش ہوئی یا خود یا کسی اور نے کوئی منذر خواب دیکھا تو فوراً بکرے یا مینڈھے کی قربانی کرا دیتے تھے۔ زلزلہ کے بعد ایک دفعہ غالباً مفتی محمد صادق صاحب کے لڑکے نے خواب میں دیکھا کہ قربانی کرائی جائے جس پر آپ نے چودہ بکرے قربانی کرا دیئے۔ غرضیکہ آپ کی سنت یہی رہی ہے اور فرماتے تھے کہ یہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت بھی تھی۔"

یہ تھے ہمارے آقا کے اپنے حبیب سے پیار و محبت کے انوکھے اور دلچسپ انداز۔ یہ الفت سے معمور واقعات ہمیں دبی دبی آواز میں سبق دے رہے ہیں کہ محض زبانی بلند بانگ دعوے فی ذاتہٖ کچھ چیز نہیں۔

(باقی صفحہ ۱۹ پر)

اشاراتِ علمیہ

Digitized By Khilafat Library Rabwah

ابتدائی عیسائیوں کی رُوحانی غزلیں!

(از محترم شیخ عبد القادر صاحب 215-A رستم پارک، نواں کوٹ۔ لاہور۔)

ابتدائی عیسائیوں کے پاس سُریانی غزلوں پر مشتمل ایک صحیفہ تھا جیسے احمدیوں کے پاس درِّ ثمین ہے۔ اُن کے ہاتھوں میں قیمتی پاکیزہ کلام کا ایک گلدستہ تھا۔ یہ نظمیں ڈیڑھ ہزار سال سے گم تھیں۔ قرونِ اولیٰ میں اس امر کا ثبوت ملتا ہے کہ نصاریٰ روحانی غزلوں کو پڑھا کرتے، اپنے اجلاسوں میں سُنایا کرتے۔ ایک آدھ غزل عیسائی لٹریچر میں محفوظ بھی ہو گئی لیکن یہ مجموعۂ کلام مفقود تھا، اس کی تلاش جاری تھی۔ ۱۹۰۹ء میں برطانیہ کے عظیم سکالر رینڈل ہاریس (J. Rendel Harris) کو ساحلِ دجلہ پر ایک مخطوطہ دستیاب ہوا اس میں یہ نظمیں بھی شامل تھیں۔ صاحب موصوف نے ان کا متن اور انگریزی ترجمہ شائع کر دیا اور اس کا نام رکھا The Odes of Solomon

بعض علماء کے نزدیک یہ نظمیں قرنِ اوّل کی ہیں۔ دوسرے علماء کے نزدیک یہ صحیفہ دوسری صدی کا ہے۔ بعض نظموں میں حضرت مسیح بول رہے ہیں اور بقایا میں شاعر مخاطب ہے۔ اس نوٹ کے ذریعہ ایک طائرانہ نظر ان نظموں پر ڈالنا مقصود ہے۔

غزل ۴ میں شعائر اللہ کا ذکر ہے۔ خدا کا ایک اوّلین گھر ہے اور دوسرے بعد میں بنائے گئے۔ البیت العتیق کی فضیلت اس لئے ہے کہ وہ اُس وقت بنایا گیا جب دوسرے شعائر نہیں تھے۔ اور جو بڑا ہے وہ مقدم ہے اس کی عزت و حرمت دوسرے شعائر کی طرف منسوب نہیں ہو سکتی۔

اس غزل کو علماء سمجھنے سے قاصر ہیں۔ وہ سمجھتے ہیں کہ مصر کے کسی مَعْبد کا اس میں ذکر ہے حالانکہ اس غزل میں "اِنَّ اَوَّلَ بَيْتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ" والا مضمون ہے۔

فرمودۂ رسول ہے کہ حضرت مسیح جب حج بیت اللہ کے لئے تشریف لائے تو انہوں نے تلبیہ کے خاص الفاظ دُہرائے۔ اسی طرح حدیث میں ہے حواریانِ مسیح حج کے لئے آئے تو ارضِ حرم میں پابرہنہ چلے۔ (ملاحظہ ہو تیسری صدی ہجری کی کتاب "اخبار مکہ") ظاہر ہے کہ غزل نمبر ۴ میں کعبۃ اللہ کی اوّلیت اور اس کی فضیلت کا ذکر ہے۔ کیونکہ حضرت مسیح اور اُن کے بعض ماننے والے حج بیت اللہ سے فیضیاب ہوئے تھے۔

غزل ۱۰ ایک مختصر نظم ہے۔ علماء نے اس کے

Digitized By Khilafat Library Rabwah

اُوپر نوٹ دے دیا کہ اِس میں حضرت مسیح خود بول رہے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ جو لوگ قید میں ہیں اُن کو چھڑانا میرا مشن ہے۔ باہر کے لوگ جو کہ دوسرے ممالک میں پھیلے ہوئے ہیں میرے ارد گرد جمع ہو گئے اور بلند جگہوں پر انہوں نے مجھے قبول کیا۔ اس میں حضرت مسیح کے اِس قول کی طرف اشارہ ہے :-

"میری اَور بھی بھیڑیں ہیں جو اِس بھیڑ خانہ کی نہیں مجھے ان کو بھی لانا ضرور ہے اور وہ میری آواز سُنیں گی۔ پھر ایک ہی گلّہ اور ایک ہی چرواہا ہوگا۔"

(یوحنا ۱۰/۱۶)

غزل گیارہ میں خدا تعالیٰ کی خوشنودی سے معمور ایک فردوس بریں کا ذکر ہے۔ حضرت مسیح ہمکلام ہیں کہ خدا تعالیٰ نے مجھے اپنی چادر میں سمیٹ لیا اور نئی زندگی عطا کی۔ وہ مجھے اپنی فردوس میں لے گیا۔ اس میں مَیں نے لوگوں کو پودوں کی شکل میں لگایا۔ کڑوے درخت مٹھاس میں بدل گئے۔ فردوس سے مراد حضرت مسیح کا دین اور مرکز روحانی ہے۔

غزل نمبر پندرہ میں ہے کہ موت اَور پاتال مجھے گزند نہیں پہنچا سکے۔ موت آئی لیکن میرے سامنے خود برباد ہوگئی۔

غزل سترہ میں یہ مضمون ہے کہ جن لوگوں نے مجھے دیکھا وہ حیران رہ گئے (کیونکہ وہ اپنی دانست میں مجھے مار چکے تھے) اور مَیں اپنے قیدیوں کے پاس ان کو رہائی دینے کے لئے پہنچا۔ مَیں نے قلوب کی زمین میں اپنے ثمرات کی کاشت کی۔

غزل نمبر ۲۳ میں ایک آسمانی کتاب کی پیشگوئی ہے۔ ایک کشفی منظر کی تفصیل ہے۔ ایک آسمانی خط اُترا اس کے ساتھ حکومت اور سلطنت وابستہ ہے۔ یہ کتاب ایک خط کی شکل میں ہے جس کے ہر ہر حرف کو خدا کی انگلی نے لکھا۔

اِس غزل میں خاتم الکتب کے بارہ میں ایک کشفی نظارہ ہے۔

غزل ۲۸ میں حضرت مسیح بول رہے ہیں۔ فرمایا:-

"جو لوگ مجھے دیکھتے ہیں وہ حیران رہ جاتے ہیں کیونکہ مجھے نشانۂ تعذیب بنایا گیا۔ یہاں تک لوگوں نے سمجھا مَیں مُردہ ہوں حالانکہ مَیں زندہ ہوں۔ مَیں اُن کی نظروں میں مشابہ بموت ہو گیا۔ وہ مجھے مارنا چاہتے تھے لیکن اس میں کامیاب نہ ہوئے۔"

یعنی غزل میں وَمَا قَتَلُوْهُ وَمَا صَلَبُوْهُ وَلٰكِنْ شُبِّهَ لَهُمْ والا مضمون ہے۔

غزل ۳۳ کے اسرار کو علماء سمجھنے سے قاصر ہیں۔ اِس میں یہ ذکر ہے۔ فرستادۂ خدا ایک بلند چوٹی پر کھڑا ہو گیا۔ اس نے چاروں کونٹ میں منادی کی۔ لوگ کشاں کشاں اس کے پاس جمع ہو گئے۔ اس بلند چوٹی پر ایک بے عیب بتولہ بھی تھی وہ کھڑی ہو گئی اس نے کہا اے آدم کے بیٹو اور بیٹیو! اِدھر آؤ مَیں تمہارے باطن میں داخل ہو کر تمہیں تباہی سے بچا لوں گی۔ اِس طرح تم میرے واسطہ سے نجات پاؤ گے۔

اِس غزل میں سورہ مؤمنون اور سورہ تحریم والا مضمون ہے۔ بلند چوٹی سے مراد رَبْوَةٍ ذَاتِ قَرَارٍ

Digitized By Khilafat Library Rabwah

وَّ مَعِیۡن ہے۔ سورہ تحریم کے آخر میں ہے کہ مرد مومن کی مثال مریم سے ہے۔ مریمی صفات پیدا کرو، فلاح پاؤ گے۔

غزل ۴۲، آخری غزل ہے۔ اس میں حضرت مسیحؑ ہمکلام ہیں۔ اس میں اوّل موت سے نجات کا ذکر ہے۔ اس کے بعد یہ ذکر ہے کہ جو لوگ روحانی لحاظ سے مُردہ ہیں میں اُن لوگوں کے پاس گیا اور اُن کے اندر زندہ لوگوں کی ایک جماعت بنا دی۔ اور مَیں نے اُن سے زندہ ہوتوں سے کلام کیا۔

فی الجملہ ابتدائی عیسائیوں کی ۴۲ غزلیں عظیم الشان اسرار کا مرقع ہیں۔ قرآن و حدیث سے یہ عقدے وا ہوتے ہیں اور اسرار کھلتے ہیں جبکہ علماء کے لئے یہ نظمیں سِرّ مکتوم ہیں ؀

خادم کا فرض

"تمہارا فرض ہوگا کہ تم اپنے ہاتھ سے کام کرو، تم سادہ زندگی بسر کرو، تم دین کی تعلیم دو، تم نمازوں کی پابندی کی نوجوانوں میں عادت پیدا کرو، تم دعوت الی اللہ (ناقل) کے لئے اوقات وقف کرو، غریبوں اور مسکینوں کی مدد کرو، نہ صرف اپنے مذہب کے غریبوں اور مسکینوں کی بلکہ ہر قوم کے غریبوں اور بے کسوں کی۔ تا دُنیا کو معلوم ہو کہ احمدی کے اخلاق کتنے بلند ہوتے ہیں۔"

حضرت امام جماعت احمدیہ ... الثانی
خطبہ جمعہ فرمودہ ۸ر اپریل ۱۹۳۸ء

بقیہ۔ تندرستی ہزار نعمت

از صـ ۳۴

ٹی وی اور وی سی آر کوئی بُری ایجادات نہیں بشرطیکہ ان کا مثبت استعمال کیا جائے۔ ٹی وی کی شعاعوں کے منفی اثرات سے آنکھوں اور جسم کو بچانے کے لیئے ضروری ہے کہ آپ اس سے اتنے ہی فیٹ دُور بیٹھیں جتنے اِنچ کی سکرین ہے۔ خواہ کتنا ہی دلچسپ اور تجسس آمیز پروگرام ہی کیوں نہ ہو۔ اسکرین کی جانب مسلسل نہ تکیں بلکہ بار بار اپنی توجہ اِدھر اُدھر متوجہ کریں اور اپنی پلکوں کو جھپکائیں ؀

بقیہ۔ محبّت کی باریکیاں

از صـ ۱۶

ہاں! اگر خدا تعالیٰ اور اس کے رسولؐ کی محبّت کا دم بھرنا ہے تو اس کے لیئے عمل کی گہری گھاٹی اور پَیروی کی وادی میں اُترنا ہوگا ـــــ اللہ تعالیٰ ہمیں اس بات کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

خط و کتابت

معزز قارئین! ہماری خواہش ہے کہ آپ جو چیز بھی ہمیں ارسال کریں ہم اس کی رسید گی سے آپ کو مطلع کریں۔ لہذا آپ اپنا ایڈریس ضرور لکھا کریں جو صاف اور خوشخط لکھیں ـــــ شکریہ

مدیر خالد ربوہ

Digitized By Khilafat Library Rabwah

خُدّام کا پروگرام

(از افکار مکرم خانصاحب ذوالفقار علی خان گوہرؔ رامپوری)

ہمّت ہو تو ہر کام سنور جاتا ہے
تکلیف کا وقت بھی گزر جاتا ہے
قربانیاں ہیں مدارِ عظمت گوہرؔ
زندہ وہی رہتا ہے جو مر جاتا ہے

جو بحرِ معصیت سے ڈوبے ہوئے نکالے — روحانیت سے نیچے گرتے ہوئے سنبھالے
جو بیحیائیوں سے بچنے کی راہ دکھائے — اخلاق سوزیوں سے دنیا کو جو بچالے
تکلیف دوسروں کی جو اپنی جان پر لے — محتاج بیکسوں کا جو بارِ غم اُٹھالے
مظلوم و غمزدہ کی خاطر جو دُکھ اُٹھائے — بیمار و ناتواں کی خدمت سے جو دُعا لے
بیواؤں اور ضعیفوں کا ہو جو خود معاون — جو خستہ و یتامیٰ کو سینہ سے لگالے
دنیا کو علمِ قرآں۔ ایمان و معرفت دے — جو بن پڑھے ہوؤں کو محنت سے خود پڑھالے
ذوقِ عمل کی بجلی رگ رگ میں سب کی بھر دے — بیکار رہنے والوں کو کام پر لگالے
جو "نٓ والقلم" کی تفسیر ہو مجسّم — جو لکھ نہ سکتے ہوں کچھ لکھنا انہیں سکھالے
بیداریٔ عمل کی جس میں ہو رُوح ساری — جو بستیاں ہوں غافل جاکر انہیں جگالے
پستی کو دے بلندی صدق و صفا سے اپنے — جو راستے ہوں گندے ستھرا انہیں بنالے
ہو جان و مال جس کا وقفِ رضائے مولےٰ — خوش ہو کے دے خدا کو جو دے کے پھر خدا لے
ہو خلقِ عاجزانہ سیرت میں جس کی داخل — رُوٹھے ہوں جو خدا سے جاکر انہیں منالے
صبر و سکوں کا جو اِک بے نظیر خاکہ — سُن لے بطیبِ خاطر جو کچھ کوئی سُنالے
نافع وجود جس کا مخلوق کے لئے ہو — خلقِ خدا کی خاطر اپنے کو جو مٹالے
ہو بے نظیر جس کا طرزِ عمل جہاں میں — امنِ جہاں کی خاطر خطروں میں جان ڈالے
گوہرؔ سُنیں تو ہم بھی وہ کون ہیں۔ بتاؤ؟ — اِن خوبیوں کے مالک ایسے کمال والے

سُن لیجئے یہ ہم سے یہ پاک و نیک سیرت
کہلاتے ہیں جہاں میں خدّامِ احمدیّت

(منقول از "فاروق" اپریل ۱۹۳۹ء)

Digitized By Khilafat Library Rabwah

ایک بُری عادت ــــ نکمّاپن

اور

اس کے محرّکات و نقصانات

(مرسلہ: محمود مجیب اصغر صاحب)

امام جماعتِ احمدیہ سیدنا حضرت حافظ مرزا ناصر احمد صاحب (اللہ تعالیٰ کی اُن پر رحمتیں نازل ہوں) نے ۱۹۶۹ء میں دینِ حق کے اقتصادی نظام اور اس کے اصول اور فلسفہ پر متعدد خطبات ارشاد فرمائے اُن میں سے صرف ایک خطبہ کا ایک اقتباس جو نکمّاپن کی بُری عادت کے بارہ میں ہے ہدیۂ قارئین ہے۔ اِس کا مطالعہ بالخصوص طلباء اور بالعموم ہر مرد و زن کے لئے مفید ثابت ہوگا۔

فرمایا:-

"ایک بہت بُری عادت جسے مخفی ایسوسی ایشنز نے بعض اَوقات بعض جگہوں پر جان بُوجھ کر اُن لوگوں کو تباہ کرنے کے لئے جن کو وہ اپنا مخالف سمجھتی تھیں یا جن کو تباہ کرنے میں وہ اپنا فائدہ دیکھتی تھیں اس قسم کی عادت پیدا کرنے کے لئے کوشش کی ہے یہ نکمّاپن کی عادت ہے۔

میرے نزدیک نکمّے پن کی تعریف یہ ہے کہ انسان کے قویٰ پر اتنا بوجھ نہ ڈالنا جتنا بوجھ وہ اپنی نشوونما کے اُس مخصوص دَور میں برداشت کر سکتا ہے.... پس جتنا زیادہ سے زیادہ بوجھ وہ برداشت کر سکتا ہو (اپنے وہم کے نتیجہ میں نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی طاقت کے نتیجہ میں) اُتنا وقت اپنے کام میں خرچ کرنا چاہیئے....

پس نکمّاپن ایک نہایت مُہلک چیز ہے.... اگر ایک طالب علم روزانہ بارہ گھنٹے کی بجائے یا دس گھنٹے پڑھنے کی بجائے صرف تین گھنٹے پڑھائی کرے اور باقی وقت ضائع کر دے۔ اگر فرض کریں ہمارے کالجوں میں ایک لاکھ طالب علم ہوں تو اِس طرح نکمّے پن کی وجہ سے روزانہ تعلیم کے نو لاکھ گھنٹے ضائع ہوں گے....

اِس نکمّے پن کی عادت کی اصل محرّک اور سب سے بڑا اسبب بعض تخریب پسند خفیہ انجمنیں ہیں.... ۱۸۸۲ء

Digitized By Khilafat Library Rabwah

کی بات ہے ایک خفیہ انجمن کے لیڈر نے جس کا نام PETIT TIGRE تھا اپنے ماتحت افسر کو جو کسی دوسری جگہ خفیہ کام کر رہا تھا ایک ہدایت نامہ بھجوایا اس ہدایت نامہ کا پہلا حصہ اس نکمّاپن کی مثال سے تعلق نہیں رکھتا ..... وہ لکھتا ہے:

(ترجمہ) "کہ دُنیا میں ہم جو شرارت اور تباہی مچانا چاہتے ہیں اور جو تخریبی کارروائی کرنا چاہتے ہیں اس کے لئے ضروری ہے کہ انسان کو اس کے خاندانی بندھنوں سے آزاد کر دیا جائے اور اس کے اندر بداخلاقی پیدا کرنے کی کوشش کی جائے .....!"

ایک اور ہدایت تھی۔

(ترجمہ) "یعنی ایک تو اس کے اندر بداخلاقی پیدا کرو اور پھر ایسے حالات پیدا کرو کہ اس کے اندر یہ عادت پیدا ہو جائے کہ وہ ریسٹورنٹ میں بیٹھ کر یا کلب میں بیٹھ کر یا اپنے گھر کے ڈرائنگ رُوم میں بیٹھ کر ..... یا کافی (COFFEE) کی ایک پیالی پر لمبی لمبی گپیں مارنے کا عادی بن جائے۔ اِس طرح جب وہ رات کو دیر سے سوئے گا تو صبح دیر سے اور تھکا ہُوا اُٹھے گا جس کے نتیجہ میں اس کے قویٰ سَو فیصدی صحیح اور نتیجہ خیز کام نہیں کر سکیں گے اِسی طرح سینما، تھیٹر اور کئی قسم کے دوسرے تماشے دیکھنے کی عادت ڈالو اور بڑی ہوشیاری سے اُسے یہ بات ذہن نشین کرا دو کہ یہ روز روز کی مزدوری تو ایک مصیبت ہے۔"

ایک شخص جس نے سارے خاندان کو پالنا ہے اور قوم بنانی ہے اس کو یہ سکھایا جا رہا ہے کہ دیکھو محنت اور مزدوری تو ایک مصیبت ہے ایک تباہی ہے جو اقتصادی لحاظ سے اُمراء نے مچا رکھی ہے اِس طرح اسکے

پیارے آقا کا ارشاد

"صرف نماز پڑھنا کافی نہیں، نماز ترجمے کے ساتھ پڑھنا بہت ضروری ہے اور نماز کا ترجمہ ہر احمدی کو آنا چاہیئے خواہ وہ بچہ ہو، جوان ہو یا بوڑھا مرد ہو یا عورت ہر شخص کے لئے ضروری ہے کہ وہ نماز کا ترجمہ جانتا ہو۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۴ نومبر ۱۹۸۹ء)

دماغ میں یہ ڈال دو کہ یہ جو ہم ایک سبز باغ دکھا رہے ہیں (کمیونزم یا اشتراکیت وغیرہ) اس EXISTENCE (زندگی) سے اس کو پیار ہونے لگ جائے کیونکہ یہ نظریہ زندگی بظاہر اس سے کہے گا کہ کام کرنے کی ضرورت نہیں بس ہر چیز مل جائے گی ہر ضرورت پوری ہو جائے گی۔ اُمراء سے چھین چھان کر تمہاری ضرورتیں پوری کر دیں گے حالانکہ انہوں نے اس نظریہ پر عمل کیا نہ عملاً کر سکتے ہیں۔ لیکن جب کسی کو احمق بنانا ہو تو جس چیز سے کوئی دوسرا احمق بن جائے احمق بنانے والا وہ چیز اس کے سامنے پیش کر دیتا ہے .....

اگر کسی فرد یا خاندان یا قوم کو نکمّا بیٹھنے کی عادت ہے تو اس فرد کی، اُس خاندان کی، اُس قوم کی اقتصادی زندگی تباہ ہو جاتی ہے۔ نوجوان نسل کا نکمّا پن بھیانک اور بے آبرو مستقبل کا ضامن ہے ..... جو شخص نکمّا رہتا ہے اس کی قوتیں اپنے نشو و نما کے کمال تک نہیں پہنچ سکتیں۔ ایک بیمار پھل کی طرح اس کی نشو و نما بھی داغدار

Digitized By Khilafat Library Rabwah

ہوگی اس کی شخصیت کی، اس کے نفس کی کماحقہٗ نشوونما نہیں ہو سکے گی اور اِس طرح انسان کا مقصدِ حیات پُورا نہیں ہو سکے گا...... اِس سے نہ صرف خود انسان کو فائدہ ہوتا ہے بلکہ دُنیا کو بھی فائدہ پہنچتا ہے لیکن ایک شخص جسے مثلاً اللہ تعالیٰ نے ترقی کرنے کی سو اکائیاں عطا کی ہوں مگر وہ اپنے نکمے پن کی وجہ سے اُن میں سے پچاس کو ضائع کر دے تو وہ اس سیب کی طرح ہے جس کا آدھا حصّہ گلا سڑا ہؤا ہوتا ہے...... یا ایک ایسی سیڑھی کی طرح ہے جو درمیان سے ٹوٹ گئی ہو یا اس کی مثال ایک ایسے پرندے کی ہے جس کے اُڑن پَروں ...... میں سے دو چار پَر گِر گئے ہوں اور وہ اتنی پرواز کے قابل نہ رہا ہو جتنی پرواز کی طاقت اللہ تعالیٰ نے اُسے عطا کر رکھی ہے۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۸ر جولائی ۱۹۶۹ء مطبوعہ الفضل ۲۲ر اکتوبر ۱۹۶۹ء)

ضروری بات

حضرت امام جماعت الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:-

"ہم میں سے ہر ایک شخص نماز باترجمہ جانتا ہو اور نماز پانچ وقت پڑھنے کا عادی ہو۔ اور دوسری چیز اس کے ساتھ ملانے والی یہ ضروری ہے کہ صبح تلاوت کی عادت ڈالیں۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۴ر نومبر ۱۹۸۹ء)

اہم واقعات

ماہِ جنوری

یکم جنوری ۱۹۳۶ء: مفتیٔ سلسلہ ملک سیف الرحمٰن صاحب مرحوم سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوئے۔

یکم جنوری ۱۹۸۸ء: امام جماعتِ احمدیہ نے جماعت کو جمعہ کی ادائیگی کی طرف غیر معمولی توجہ کی تحریک چلائی۔

۵، ۶ر جنوری ۱۹۴۴ء: درمیانی شب اللہ تعالیٰ نے رؤیا میں حضور پر "مصلح موعود" ہونے کا انکشاف فرمایا۔

۱۲ر جنوری ۱۸۸۹ء: ولادت باسعادت حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد (اللہ ان سے راضی ہو)

۱۸ر جنوری ۱۹۷۰ء: خلافت لائبریری ربوہ کا حضور نے سنگِ بنیاد رکھا۔

۲۰ر جنوری ۱۹۴۹ء: جرمن مشن کا قیام۔

۲۲ر جنوری ۱۸۸۶ء: حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ چلہ کشی کیلئے ہوشیار پور تشریف لے گئے۔

۲۲ر جنوری ۱۹۸۸ء: حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے گیمبیا میں "نصرت جہاں تنظیمِ نو" تحریک کا اعلان فرمایا۔

۲۸ر جنوری ۱۹۸۳ء: تحریک دعوتِ الی اللہ کا منظم آغاز۔

۲۹ر جنوری ۱۹۰۶ء: صدر انجمن احمدیہ کا قیام۔

• جنوری ۱۸۹۳ء میں ہی ایک رات میں حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کو عربی زبان کے چالیس ہزار مادے سکھائے گئے۔

نیز اسی ماہ میں حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ نے کتب ایّام الصلح، کتاب البریّہ، انجامِ آتھم اور مواہب الرحمٰن بالترتیب ۱۸۹۹ء، ۱۸۹۸ء، ۱۸۹۳ء، ۱۹۰۳ء تصنیف فرمائیں۔

Digitized By Khilafat Library Rabwah

(مکرم سلیم شاہجہانپوری صاحب نواب شاہ۔ سندھ)

خودی کے اسرار کھل سکیں گے نہ حق ادا ہو گا بیخودی کا
جو دِل میں حسرت ہے سروری کی جو سر میں سودا ہے خواجگی کا

رہِ تکبّر کو ترک کر دو، انانیّت سے کرو کنارہ
یہی وسیلہ ہے خود رسی کا یہی ہے زینہ خدا رسی کا

خدا سے مایوس ہو نہ انساں، کہ ہے یہ انکارِ حکمِ قرآں
خود اپنے نفسِ لعیں کو مارو اگر ارادہ ہے خودکشی کا

لقب "ظلوم و جہول" پایا خدا سے حُسنِ قبول پایا
جسے سمجھتے تھے کِرمِ خاکی یہ مرتبہ ہے اُس آدمی کا

خدا سے امداد کی طلب کر ہر اِک نفس پر ہر اِک قدم پر
نہ اِتنا آسان ہے یہ رستہ نہ بوجھ ہلکا ہے زندگی کا

تُو اپنا دن کر دے وقفِ خدمت، گذار شب سجدہ ریزیوں میں
یہی ہے معراج بندگی کی، یہی ہے مقصود زندگی کا

سلیم کو سب ہی جانتے ہیں، سب اُس کو اُستاد مانتے ہیں
وہ ایک جویائے راہِ عرفاں، وہ ایک طالب خود آگہی کا

Digitized By Khilafat Library Rabwah

قسط اوّل

خدّام الاحمدیہ کے پچاس سال ــــ ایک مختصر جائزہ

(مرتبہ: مکرم سلطان احمد صاحب مبشر)

مجلس خدام الاحمدیہ اس وقت دنیا کے بہت سے ممالک میں قائم ہے اور اس کی مساعی کا تذکرہ چند صفحات میں کرنا ممکن ہی نہیں۔ اس مختصر جائزے میں چند بہت ہی اہم امور کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔

۱۹۳۸ء

۳۱ جنوری: حضرت امام جماعت الثانی کے خصوصی ارشاد پر محبوب عالم صاحب خالد کی دعوت پر دس نوجوانوں کا اجلاس۔

۴ فروری: تنظیم کا نام حضور نے "خدام الاحمدیہ" رکھا۔

" : مجلس کی طرف سے ٹریکٹ "شیخ مصری صاحب کا صحیح طریق فیصلہ سے فرار" اور "روحانی آئمہ کبھی معزول نہیں ہو سکتے" کی اشاعت۔

یکم اپریل: خطبہ جمعہ میں پہلی بار حضور کی زبان سے مجلس کا ذکر نیز مجلس کو عالمگیر بنانے کا ارشاد۔

۱۵۔ اپریل: حضور کی طرف سے مجلس اطفال الاحمدیہ کے قیام کا ارشاد۔

۲۳۔ اپریل: مجلس اطفال الاحمدیہ کا قیام۔

مئی: مجلس کی اوّلین قرارداد۔

۲۱ تا ۳۰۔ مئی: "عشرۂ وصیّت" کا انعقاد۔

نومبر: پہلے مرکزی دفتر کا قیام۔

۲۵۔ دسمبر: مجلس کا پہلا سالانہ اجتماع۔ صرف حضرت مصلح موعودؓ نے تقریر فرمائی۔

۱۹۳۹ء

۳۔ فروری تا ۱۷۔ مارچ: خدام الاحمدیہ کے متعلق حضرت مصلح موعود کا سلسلہ خطبات جمعہ۔

۲۴۔ فروری: محلہ جات قادیان میں مجلس مرکزیہ کے ماہوار اجلاسات کا آغاز۔

مارچ: مجالس ہائے مقامی میں سالانہ انتخاب عہدیداران کا آغاز۔

۳۰۔ مارچ: احباب قادیان کے لئے اجتماعی وقار عمل کا آغاز۔

اپریل: تحصیل چندہ توسیع (بیوت الذکر۔ نافل) کی

Digitized By Khilafat Library Rabwah

ذمہ داری حضور کی طرف سے۔

۲۱۔ اپریل: تعلیم ناخواندگان کے بارہ میں حضور کا ارشاد۔

۲۵۔ دسمبر: دوسرا سالانہ اجتماع (پہلی دفعہ باقاعدہ اجتماع) اجتماع پر خدام الاحمدیہ کے امتیازی نشان کا پہلی مرتبہ استعمال۔

دسمبر: خدام الاحمدیہ مرکزیہ کو لوائے احمدیت کی تیاری کی سعادت۔

۲۸۔ دسمبر: لوائے خدام الاحمدیہ کی پہلی مرتبہ پرچم کشائی۔

۲۸۔ دسمبر: خدام الاحمدیہ کے ذمہ "حفاظت لوائے احمدیت"

دسمبر: عَلَمِ انعامی کی سکیم۔

مجلس کے لائحہ عمل اور دستور اساسی کی ترتیب۔ باقاعدہ شعبہ جات کی تشکیل۔

۱۹۴۰ء

۱۲۔ جون: امتحانات کتب حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے سلسلہ کا آغاز اور پہلی کتاب "کشتیٔ نوح" کا امتحان۔

۲۶۔ جولائی: حضرت ...... الثانی کی طرف سے قادیان میں خدام الاحمدیہ اور اطفال الاحمدیہ کی لازمی تجنید کا حکم۔

اطفال الاحمدیہ کا بیج تیار کیا گیا۔

مجلس انصار سلطان القلم کا احیاء کر کے خدام الاحمدیہ میں مدغم کیا گیا۔

۱۹۴۱ء

۶۔۷ فروری: مجلس کا الگ اور مستقل پہلا دو روزہ سالانہ اجتماع۔ اجتماع میں شوریٰ کا نظام جاری ہوا۔ نیز ورزشی اور علمی مقابلوں کا آغاز ہوا۔

۲۴۔۳۰ مئی: اختلافی مسائل سے آگاہی کے لئے ہفتہ تعلیم و تلقین کا انعقاد۔

۲۰۔ جون: اطفال کے لئے پہلا امتحان "سیرت حضرت مسیح موعود" مجالس سے تشخیص بجٹ کا آغاز۔

۱۹۴۲ء

جون: 'عہد خدام الاحمدیہ' میں ترمیم نیز دستور اساسی میں بعض تبدیلیاں کی گئیں۔

۲۱۔ جون: مجالسِ قادیان کی پہلی ریلی۔

۲۱۔ جون: تنظیم خدام الاحمدیہ میں "احزاب" کا قیام۔

۱۰۔ اکتوبر: دفتر مرکزیہ کا سنگِ بنیاد۔

۱۷۔۱۸ اکتوبر: چوتھا سالانہ اجتماع۔ پہلی مرتبہ خیمے لگا کر قیام کیا گیا۔

۱۹۴۳ء

یکم جولائی: دفتر مجلس مرکزیہ کی اپنی عمارت میں منتقلی۔

۲۔ ستمبر: مجلس کے پتہ تار کی رجسٹریشن۔

ستمبر: بنگال میں قیام و احیاءِ مجالس کے لئے ملک عطاء الرحمٰن صاحب کا دورہ۔

۲۲، ۲۳، ۲۴۔ اکتوبر: پہلا تین روزہ سالانہ اجتماع۔ تالیاں بجانے پر حضور کا شدید اظہارِ ناراضگی۔

دسمبر: بزمِ حُسنِ بیان کا قیام۔

دسمبر: مجلس نیروبی (مشرقی افریقہ) کا ہفتہ... "امامت"

۱۹۴۴ء

۴۔ فروری: معتمد کا پہلی بار تقرر بذریعہ نامزدگی۔

مارچ: مقابلہ مضمون نویسی کا آغاز۔

Digitized By Khilafat Library Rabwah

فروری، مارچ، اپریل: ظہور مصلح موعود کے متعلق ہوشیار پور، لاہور، لدھیانہ اور دہلی کے جلسوں میں خدام کی خاص خدمات۔

۲۳۔ جون: ہر احمدی نوجوان کی مجلس میں شمولیت کا لازمی حکم۔

دسمبر: شعبہ دعوت الی اللہ کا قیام، انتظام مہمان نوازی جلسہ سالانہ میں بحیثیت مجلس خدام کی خدمات۔

۲۸۔ دسمبر: تحریک وقف برائے خدام الاحمدیہ۔

۱۹۴۵ء

جنوری: مرکزی خبرنامہ "الطارق" کا اجراء۔

۲۰ اپریل تا ۱۰ مئی: پہلی دینیات کلاس۔

۲۵ اگست تا ۲۵ ستمبر: مجلس خدام الاحمدیہ اور نظارت تعلیم و تربیت کے اشتراک سے پہلی تعلیم القرآن کلاس۔

۲۱۔ اکتوبر: حضرت مصلح موعود کی طرف سے خدام الاحمدیہ کے لئے سات سالہ پروگرام۔

۱۹۴۶ء

۳۰۔ مارچ: قیادت مقامی قادیان کا قیام۔

۱۸ تا ۲۰۔ اکتوبر: متحدہ ہندوستان میں مجلس کا آخری سالانہ اجتماع۔

۱۹۴۷ء

فروری تا نومبر: قادیان کی حفاظت کے لئے خدام پہرے کی ڈیوٹیاں دیتے رہے۔ امن قائم کرنے کے لئے صیغہ قیام امن کا قیام۔ تقسیم ہند کی وجہ سے مختلف مقامات کی مردم شماری اور نقشے تیار کئے گئے اور دیگر اہم فرائض کی انجام دہی۔ مثلاً پناہ گزینوں کی حفاظت، مستورات کا انخلاء وغیرہ۔

نومبر: مجلس کے عارضی دفتر کا قیام ۴ میکلوڈ روڈ لاہور پر۔

۲۱۔ نومبر: بحیثیت صدر مجلس حضرت مرزا ناصر احمد صاحب کا خدام الاحمدیہ پاکستان کے نام پہلا پیغام۔

۱۹۴۸ء

۱۳۔ جون: مجالس پاکستان کی رتن باغ لاہور میں اہم شوریٰ۔

خدام الاحمدیہ کی ازسرِ نو تنظیم۔

دفتر مرکزیہ کے لئے پچاس ہزار روپیہ جمع کرنے کی تحریک۔

۱۹۴۹ء

مرکزی دفتر لاہور سے ربوہ منتقل ہؤا۔

۳۰-۳۱ اکتوبر و یکم نومبر: مجلس کا پہلا سالانہ اجتماع ربوہ میں۔ خدام الاحمدیہ کی صدارت خود حضرت مصلح موعود نے سنبھال لی۔

۱۹۵۰ء

۱۳ جنوری: تحریک جدید دفتر دوم کی ذمہ داری حضور کی طرف سے خدام الاحمدیہ پر ڈالی گئی۔

اکتوبر: مغربی پاکستان میں سیلاب اور خدمت خلق کی شاندار مثالیں۔

۲۴ نومبر تا ۶ دسمبر: پہلی تربیتی کلاس۔

Digitized By Khilafat Library Rabwah

تعارف کتب

"حقیقۃ المہدی"

مجلس خدام الاحمدیہ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی کتب کا زیادہ سے زیادہ مطالعہ کرنے کی طرف توجہ دلانے کی غرض سے ہر ماہ کوئی ایک کتاب مقرر کرتی ہے۔ ماہ جنوری ۹۰ء میں خدام کے مطالعہ کے لئے حضرت اقدس بانی سلسلہ کی کتاب "حقیقۃ المہدی" مقرر ہے خدام بھائیوں کی سہولت کے لئے رسالہ خالد اس کتاب کا تعارف اور اہم سوالات شائع کر رہا ہے۔ یہ سوالنامہ حل کر کے جتنی جلدی ممکن ہو سکے مہتمم صاحب تعلیم خدام الاحمدیہ پاکستان ربوہ کے نام ارسال فرمائیں۔

نام کتاب:۔ حقیقۃ المہدی
کُل صفحات:۔ ۴۶
سن اشاعت:۔ ۲۱۔ فروری ۱۸۹۹ء

اس کتاب کی اشاعت کا پس منظر یہ ہے کہ ایک عرصہ سے مولوی محمد حسین بٹالوی نے حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے خلاف انگریزی گورنمنٹ کو بدظن کرنے کی مہم تیز کر رکھی تھی۔ دلائل کے مقابلہ سے عاجز آ کر اُس نے گورنمنٹ کو آپ کے خلاف اُکسانا اور اس مقصد براری کے لئے جھوٹی مخبریاں کرنا اپنا شیوہ بنا لیا تھا۔ اُس نے بارہا حکّام کے پاس آپ پر یہ جھوٹا الزام لگایا کہ درپردہ یہ شخص باغی ہے اور مہدی سوڈانی سے بھی زیادہ خطرناک ہے اور گورنمنٹ کا ہرگز خیرخواہ نہیں ہے۔ چنانچہ حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ نے محمد حسین بٹالوی کے ایسے الزامات اور بہتانات کی مدلّل تردید کے لئے یہ رسالہ تصنیف فرمایا اور محمد حسین بٹالوی کے عقیدہ دربارہ مہدی کو جو اُس نے گورنمنٹ کے پاس ظاہر کیا ایک منافقانہ فعل ثابت کیا ہے۔ چنانچہ آپ نے اس رسالہ کے شروع میں فرقہ اہل حدیث کا جن کا مولوی محمد حسین سرگروہ تھا۔ بحوالہ حجج الکرامہ مؤلفہ نواب صدیق حسن خان جنہیں مولوی محمد حسین چودھویں صدی کا مجدّد تسلیم کر چکا تھا مہدی کے متعلق عقیدہ کا ذکر کیا ہے اور ان کے مقابلہ میں مہدی کی نسبت اپنا اور اپنی جماعت کا عقیدہ تحریر فرمایا ہے اور پھر گورنمنٹ کے سامنے مخلص اور منافق اور خیرخواہ اور بدخواہ کے جاننے کے لئے ایک یہ طریق آزمائش پیش کیا ہے کہ ہم دونوں فریق جہاد اور مہدی کی نسبت جو عقیدہ رکھتے ہیں وہ عرب یعنی مکّہ مدینہ وغیرہ عربی بلاد میں اور کابل اور ایران وغیرہ میں شائع کرنے کے لئے عربی اور فارسی میں لکھ کر اور چھاپ کر سرکار انگریزی کے حوالے

Digitized By Khilafat Library Rabwah

کریں تاکہ وہ اپنے اطمینان کے موافق اُسے شائع کرے۔ اس طریق سے جو شخص منافقانہ طور پر برتاؤ رکھتا ہے اس کی حقیقت کھل جائے گی اور وہ کبھی اپنے عقائد صفائی سے نہیں لکھے گا کیونکہ مسلمانوں کے عام خیالات کے خلاف اپنے خیالات کا اسلامی ممالک میں شائع کرنا اس بہادر کا کام ہے جس کا دل اور زبان ایک ہی ہو۔ چنانچہ آپ نے حسبِ وعدہ عربی زبان میں اپنے عقائد لکھ کر اور اس کا فارسی میں ترجمہ کر کے اس رسالہ کے آخر میں لگا دئے لیکن منافقانہ کارروائی کرنے والے کو ایسا کرنے کی جرأت نہ ہوئی۔

اسی طرح اِس رسالہ میں حضرت بانیٔ سِلسلہ عالیہ احمدیہ نے ایک نہایت پُر درد فارسی نظم لکھی جس میں آپ نے خدا کے حضور یہ التجاء کی کہ اگر مَیں جھوٹا ہوں تو مجھے اور میرے سِلسلہ کو نیست و نابُود کر دے۔

اِس رسالہ کے اہم سوالات :-

۱ - رسالہ حقیقۃ المہدی پر مختصر نوٹ لکھیں؟

۲ - اہلِ حدیث اور احمدیوں کا عقیدہ درباره مہدی لکھیں؟

۳ - رسالہ حقیقۃ المہدی میں مذکورہ فارسی نظم کا خلاصہ درج کریں؟

۴ - کامل برگزیدوں اور ناقصوں کے الہام و کشف کی حقیقت بیان کریں؟

۵ - اِس امر کے تصفیہ کے لئے کہ محمد حسین بٹالوی اور بانیٔ احمدیت میں سے کون اپنے عقائد بیان کرنے میں مخلص ہے اور کون منافق ہے۔ حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ نے کیا تجویز پیش کی؟

(مرتبہ: ظہیر احمد خان تسنیم)

حضرت حکیم نظام جان کا چشمۂ فیض

مشہور دواخانہ

چوک گھنٹہ گھر۔ گوجرانوالہ

اور بالمقابل ایوانِ محمود ربوہ

اب حکیم عبد الحمید رجسٹرڈ درجہ اوّل

کی زیرِ نگرانی کام کرتا ہے

ربوہ فون نمبر ۹۰۶ ۔ گوجرانوالہ فون نمبر ۷۴۸۴۴

ہر قِسم کے

ایئر کنڈیشنرز۔ ریفریجریٹر۔ ڈیپ فریزرز

خریدنے کے لئے

ہمارے ہاں تشریف لائیں

نیشنل الیکٹرونکس

۱۔ لِنک میکلوڈ روڈ۔ لاہور

فون ۲۲۳۲۲۸ / ۵۷۳۰۹

Digitized By Khilafat Library Rabwah

تندرستی ہزار نعمت

یہ مضمون سائنس میگزین ماہ دسمبر ۱۹۸۹ء میں شائع ہوا ہے ۔ قارئین کی دلچسپی کے لیئے مذکورہ رسالے کے شکریہ کے ساتھ شائع کیا جا رہا ہے ۔ (ادارہ)

انسانی زندگی آئے دن ایک نئے انقلاب سے دوچار ہو رہی ہے ۔ انیسویں صدی کے صنعتی انقلاب کے بعد انسان خود بھی مشین ہو کر رہ گیا ہے ۔ نتیجۃً ہم لوگ اس صنعتی دور میں ایک دوسرے سے آگے نکلنے کیلئے بے تحاشا دوڑے چلے جا رہے ہیں ۔ مقابلے کا سا گمان ہوتا ہے ۔ اگر کسی نے لمحہ بھر کے لیئے پیچھے مڑ کر دیکھا یا ذرا سی کاہلی دکھائی تو وہ شخص اس دوڑ میں بہت پیچھے رہ گیا ۔ یہی وجہ ہے کہ اب ہمارے پاس نہ دن کو سستانے کی مہلت ہے نہ رات کو آرام کرنے کا وقت ۔

حد تو یہ ہے کہ تیز رفتار کاروں میں سفر کرنے والوں اور ایئر کنڈیشنر کمروں میں بیٹھنے والوں کے پاس یہ سوچنے کی بھی فرصت نہیں ہے کہ جس شئے کا وہ تعاقب کر رہے ہیں کیا ان کی صحت ان کو اس کی اجازت دیتی ہے ؟ کیا جس وقت تک وہ اس تک پہنچیں گے ان میں اس کو سہارنے کی سکت ہوگی ؟

کہنے کا مطلب یہ ہے کہ میں اور آپ اپنی زندگیوں سے کھیل نہیں رہے ؟ آپ کی زندگی، آپ کی طویل العمری کا حق آپ کو ہے ۔ زندگی کی مصروفیات میں سے کچھ وقت اپنی صحت کو بھی دیجئے جس کے دم سے آپ کے دم میں دم ہے ۔

(۱) پانی

ہوا کے بعد پانی کسی انسان کے لیئے انتہائی لازمی شئے ہے ۔ ہمارے جسم میں تمام وزن کا دو تہائی پانی پر مشتمل ہے ۔ یہ غذا کے ہضم ہونے میں مدد دیتا ہے اور غذائی اجزاء کو باریک سے باریک رگوں میں پہنچانے کے لیئے رہنما کا کام کرتا ہے ۔ جو کچھ ہم کھاتے ہیں اس میں بھی پانی کی مقدار موجود ہوتی ہے ۔ پانی اس وقت ہی پیجئے جب آپ کو پیاس لگی ہو ۔ پانی میں اس شرط کو ملحوظِ خاطر رکھیں کہ پانی صاف ستھرا اور ہر قسم کی آلائش سے پاک ہو ۔ پینے کے لیئے وہی پانی عمدہ اور خالص ہے جو کہ صاف، چمکدار، بے بُو، بے ذائقہ اور اس قدر شفاف ہو کہ اس کے اندر دو فٹ کی گہرائی میں باریک حروف رکھ دیئے جائیں تو صاف طور پر پڑھے جا سکیں ۔

(۲) آپ کی خوراک

آپ کی خوراک : آپ کی توجہ کا اہم مرکز ہونی

Digitized By Khilafat Library Rabwah

چاہیئے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

اگر آپ اپنی تندرستی کو قائم و دائم رکھنا چاہتے ہیں تو خوراک کے معاملہ میں مندرجہ ذیل اصولوں پر عمل کیجئے:

(۱) صرف اس وقت کھائیے جب آپ کو بھوک محسوس ہو۔

(۲) کھانے سے پہلے اور بعد میں قطعاً پانی کا استعمال نہ کریں۔

(۳) اگر ضروری ہو تو کھانے کے درمیان میں پانی کی کچھ مقدار استعمال کی جاسکتی ہے۔

(۴) کھانا کھانے کے کم از کم دو ڈھائی گھنٹے بعد پانی پیجیئے۔

(۵) نوالہ نہ زیادہ بڑا اور نہ ہی بہت چھوٹا بلکہ مناسب ہو۔

(۶) معدہ کے چار حصے کیجئے۔ دو حصے غذا کے لیئے، ایک حصہ پانی کی خاطر اور چوتھے حصے کو خالی ہی رکھیئے۔

(۷) کھانا کھانے کے بعد ذرا سی مقدار میں گڑ کے استعمال سے ہاضمہ درست رہتا ہے اور قبض نہیں ہوتا۔

(۸) اپنے کھانے میں متوازن خوراک کے اصول کو یاد رکھیں۔

(۹) اپنی غذا جہاں تک ممکن ہو حفظان صحت کے اصولوں کے تحت تیار کریں۔

(۱۰) کھانا کھانے کے فوراً بعد کوئی بھی کام خصوصاً مطالعہ نہ کیجیئے۔

(۱۱) کوشش کر کے دوپہر کو کھانے کی عادت ختم کیجئے۔ صرف صبح و رات کا کھانا ہی کافی ہے۔

(۱۲) اپنی صحت اور زندگی و بقا کے لیئے کھائیے نہ کہ کھانے کو اپنی زندگی کا مقصد بنالیں۔

(۱۳) بار بار کھانے یا چیزوں کے چکھنے سے پرہیز کریں، معدہ پر زور پڑتا ہے اور دماغ کمزور ہوتا ہے۔

ان اصولوں کے ساتھ ساتھ مندرجہ ذیل ہدایتوں پر بھی عمل پیرا ہوں:

(ا) کھانا کھانے سے قبل ہاتھوں کو اچھی طرح پانی سے دھولیں تاکہ گندگی اور جراثیم آپ کی غذا کے ہمراہ آپ کے معدہ تک رسائی حاصل نہ کر سکیں۔

(ب) کھانا کھانے کے لیئے ہمیشہ فرش کا انتخاب کریں اور اس طریقہ پر بیٹھیں کہ آپکا دایاں پاؤں کھڑا ہوا ہو اور گھٹنا آپ کے سینے سے لگا ہو اور آپ بائیں پاؤں کے نیچے پر بیٹھے ہوں۔ اس طرح سے اول تو توند نہیں بڑھتی دوسرے اس طریقے سے بیٹھنے پر اپنڈیکس کا مرض نہیں ہوتا اور یہ انداز سنت رسول ؐ بھی ہے۔

(پ) کھانے سے قبل اپنے ذہن کو تفکرات سے بالکل دور کرلیں اور کسی قسم کی پریشانی کو اپنے دماغ کے قریب نہ آنے دیں۔ پُرسکون ہو کر آرام آرام سے کھانا کھائیں۔ اس کے برعکس کرنے پر ہاضمہ خراب ہوتا ہے اور معدہ کی بیماریاں ہوتی ہیں۔ سردرد کی شکایت بھی ہوا کرتی ہے۔ پُرسکون ہونے کے لیئے ایک مسلمان کے پاس سب سے اچھا طریقہ ہر کھانے کا آغاز "بسم اللہ الرحمٰن الرحیم" سے کرنا ہے۔ یقین کیجیئے اس طرح سے آپ اپنے آپ کو بالکل تروتازہ محسوس کریں گے۔

(ت) ہاتھوں کے ساتھ کھانے کی صورت میں کھانا کھانے کے بعد ہاتھ کی انگلیاں چاٹ کر ہاتھوں کو پانی سے دھونا چاہیئے۔ یہ اس لیئے کہ اللہ نے انسانی

Digitized By Khilafat Library Rabwah

ناخنوں میں ایک خاص قسم کا نمک رکھ دیا ہے۔ اس کی خاصیت یہ ہے کہ معدہ کی تیزابیت کو زائل کر کے اس کی تقویت کا باعث بنتا ہے۔

(۳) ورزش

صاف ہوا اور شفاف پانی کے بعد متوازن غذا کا شمار ہے۔ اس کے بعد ورزش کو اپنی زندگی میں شامل کیجیے۔ ورزش کو خواہ وہ کم ہو یا زیادہ اپنی زندگی کا معمول بنائیے ہر شخص کو ورزش کی ضرورت ہے تاکہ اس کی تندرستی برقرار رہے۔ ورزش نہ کرنے کا نقصان یہ ہوتا ہے کہ ہمارے اعضاء پر انحطاط آجاتا ہے اور پٹھے سخت ہو جاتے ہیں۔ جسم میں چستی نہیں رہتی اور سب سے بڑھ کر مرضِ قلب کا بھی خدشہ ہوتا ہے۔ گاؤں اور دیہات میں تو ورزش کی کمی کسان حضرات کا اپنا پیشہ یعنی زراعت ہی پوری کر دیتا ہے لیکن شہروں میں جہاں آدمی کوئی کام اپنے ہاتھ سے نہیں کرتا حتیٰ کہ گھر کے جھاڑو پونچھنے کے لئے بھی کسی مشین کی مدد حاصل کی جاتی ہے۔ ان حالات میں انسان اپنے جسم کو چوبیس گھنٹے آرام کی حالت میں رکھ کر سخت نقصان پہنچا رہا ہے۔

جن جوڑوں کی ورزش نہیں ہوتی وہ سخت ہو جاتے ہیں۔ ایک اندازے کے مطابق ۸۰٪ افراد کی کمر میں درد ورزش نہ کرنے کے نتیجے میں عضلات کی کمزوری اور تھکن سے ہوتا ہے۔ موٹاپے کے اسباب میں ایک ورزش نہ کرنا بھی شامل ہے۔ زمانہ حاضر میں ورزش کے نہ کرنے سے سب سے عام مرض دل کا پیدا ہو رہا ہے۔

ورزش کے نفسیاتی فوائد میں یہ ہے کہ اس سے انسان میں کسی نئی جگہ یا مجمع کے سامنے بولنے کی ہمت پیدا ہوتی ہے۔ زندگی میں کسی بھی وجہ سے پیدا ہونے والی بیزاری چڑچڑاہٹ، مایوسی اور ناکامی کے احساسات میں توازن پیدا کرنے کے لئے بھی ورزش ایک مداوا ہے۔ اس کے علاوہ ورزش سے انسان کے جنسی ہارمون کی افزائش میں بھی اضافہ ہوتا ہے۔

....

ورزش خدا کی عطا کردہ نعمتوں میں سے ایک بہترین نعمت ہے اور کسی مسکن سے کم نہیں۔ جو لوگ نہایت مصروف زندگی گزارتے ہیں اگر وہ کھانے سے قبل شام کو تیز تیز آدھ پون گھنٹہ کی سیر کر لیں تو اس سے چڑچڑے پن، بیزار طبیعت کا ازالہ ہوگا۔ ورزش کرنے سے رات کو نیند بھی گہری آتی ہے اور آدمی کی رات کروٹیں بدلتے نہیں گزرتی۔

شروع میں آسان اور ہلکی پھلکی ورزشیں کریں اور وقت کے ساتھ ساتھ ان میں اضافہ کرتے جائیں۔ سردیوں میں گرمیوں کی نسبت زیادہ ورزش کریں۔.......

تندرستی اصل میں زندہ رہنے کا نام ہے صحت مند رہنا اس لئے ضروری ہے کہ زندگی گزارنے کا یہ طریقہ نہایت ہی ضروری ہے...... صحیح اسلوب زندگی میں ورزش ایک اہم ستون ہے۔ یہ ستون (بشمول دوسرے ستونوں کے مثلاً متوازن غذا، ترک تمباکو وغیرہ) جس قدر مضبوط ہوگا آپ کی زندگی کی عمارت اتنے ہی عرصہ تک قائم و دائم رہے گی۔

(۴) نیند

سارے دن کی محنت و مشقت، ذہنی و جسمانی کام کے بعد آدمی کا تمام بدن و دماغ اس قدر تھک چکے ہوتے ہیں کہ ان کو آرام کی ضرورت ہوتی ہے۔ ان حالات میں

Digitized By Khilafat Library Rabwah

جسم و ذہن کو آرام پہنچانے کا سب سے بہترین اور آسان نسخہ بستر پر پڑ جانا ہے۔ صبح کو جب آپ بیدار ہوں گے تو اپنے آپ کو بالکل ترو تازہ پائیں گے۔

سونے سے کم از کم ڈھائی تین گھنٹے قبل رات کے کھانے سے فارغ ہو لیں۔ صرف اتنا ہی سوئیے جس سے کہ آپ دوبارہ اُٹھیں تو اپنے آپ کو ہشاش بشاش پائیں۔ زیادہ سونے کی صورت میں بھی آدمی سست ہو جاتا ہے۔ موٹاپا ہو سکتا ہے اور حافظہ کمزور ہو جاتا ہے۔

اکثر افراد رات کو بستر پر لیٹ تو جاتے ہیں لیکن ساری رات کروٹیں بدلتے گزرتی ہے۔ اگر آپ ورزش کریں یا دن میں کوئی ایسا جسمانی کام کریں کہ آپ کے بدن میں تھکاوٹ کا احساس ہو تو نیند بہتر آتی ہے۔ بستر پر لیٹنے کے بعد آپ اپنے ہاتھ پاؤں کو آرام دہ حالت میں رکھیں اور کسی قسم کی پریشانی کو دماغ میں نہ لائیں۔ سارے دن کے خیالات یا اگلے دن کے تصورات کو بھی اپنے دماغ میں جگہ نہ دیں۔ اس طرح نیند قریب بھی نہیں پھٹکتی۔ اگر نیند نہ آتی ہو تو بستر سے اُٹھ کر تازہ ہوا میں تھوڑا سا ٹہل لینا بہتر ہوتا ہے۔ سوتے وقت تیل کی مالش سے بھی ذہن کو سکون حاصل ہوتا ہے۔ غنودگی طاری ہوتی ہے اور پُر سکون نیند آتی ہے۔

بعض افراد کی یہ عادت ہوتی ہے کہ نیند کی گولی کھائے بغیر وہ سو نہیں سکتے۔ اگر آپ نے گولی کی عادت نہیں ڈالی تو نیند کی گولی کو قطعاً ہاتھ مت لگائیے۔ آج آپ ایک گولی کھا کر سوتے ہیں تو کل دو گولیوں کی ضرورت پڑے گی۔

فیشن زدہ اور جدت پسند، مغرب پرستی میں ملوث اکثر خاندانوں میں اب یہ رواج بھی چل نکلا ہے کہ خود سکون کی نیند سونے کی خاطر اپنے ننھے بچوں کو ان گولیوں کا نشانہ بنا رہے ہیں تاکہ ان کے بچے دیر تک جاگ کر ان کی نیند میں خلل واقع نہ کریں۔ اس طرزِ عمل کا نتیجہ آئندہ جا کر بلاشبہ بہت خطرناک نکلے گا۔

(۵) تمباکو نوشی

تمباکو نوشی پر آج تک بہت کچھ کہا اور لکھا جا چکا ہے مگر تمباکو نوشی کی عادت روز بروز معاشرتی اقدار میں اپنی جڑیں مضبوط کر رہی ہے۔ سگریٹ نوشی یا تمباکو کے متعلق یہ کہا جائے کہ اس سے کون کون سی بیماریاں لگتی ہیں تو بےسود ہوگا لیکن اگر یہ کہا جائے تو بے جا نہ ہوگا کہ کون کون سے امراض ہیں جو اس سے جنم نہیں لیتے۔

تمباکو نوشی کے باعث پیدا ہونے والا ایک مرض سرطان تو ایسی بیماری ہے جس کا نام ہر زبانِ خاص و عام پر ہے۔ مگر افسوس کے ساتھ یہ کہنا پڑتا ہے کہ جہالت اور کم مائیگی کے باعث لوگوں میں شعور اور احساس بیدار نہیں ہوتا۔ ایک تجزیے کے مطابق منشیات کا استعمال کرنے والوں میں ان افراد کی تعداد زیادہ ہوتی ہے جو ابتداء میں تمباکو نوشی کیا کرتے ہیں یا دوسرے الفاظ میں تمباکو نوشی کرنے والے لوگوں میں منشیات کے استعمال کرنے کے امکانات زیادہ ہوتے ہیں بہ نسبت اُن لوگوں کے جو اس بُری عادت کو نہیں اپناتے۔

اگر سگریٹ نوشی ایسی بُری عادت کو آپ اختیار کر چکے ہیں تو اپنے آپ کو خودکشی کے ایک جدید طریقے کے ذریعے موت کے منہ میں لے جا رہے ہیں۔ سگریٹ کے دھوئیں میں ایک خطرناک عنصر بینزی پائیرین پایا جاتا

Digitized By Khilafat Library Rabwah

ہے۔ اس عنصر کی بدولت انسانی جسم میں سرطان کے امکانات میں اضافہ ہو جاتا ہے سگریٹ نوشی یا تمباکو نوشی سے جسمانی قوت میں کمی ہوتی ہے اور کوئی ایسا کام جس میں طاقت کا استعمال ہو، تمباکو نوش کے لیئے انجام دینا کافی مشکل اور تکلیف دہ ہوتا ہے۔ تمباکو نوشی کرنے سے خون کے ان ذرات کی اہلیت کم ہو جاتی ہے جن کا کام عفونت کو دفع کرنا ہے۔ ساتھ ساتھ امانیت کا پورا دفاعی نظام ابتر ہو جاتا ہے۔ سگریٹ نوشی سے اعصابی تناؤ میں اضافہ ہوتا ہے۔ تمباکو نوشی سے مردوں کی زرخیزی کم ہوتی ہے اور بچے ہونے کے امکانات گھٹتے ہیں۔ تمباکو نوشی ترک کرنے کے بعد مردانہ ہارمون کی افزائش میں اضافہ ہوتا ہے۔

ظاہر طور پر تمباکو نوشی کے باعث جلد پر جھریاں اوائل عمر ہی سے پڑنا شروع ہو جاتی ہیں۔ جلد خشک، بھدی اور بے رنگ ہو جاتی ہے۔ ساتھ ساتھ نزلہ زکام کا وبال، کھانسی، بوئے دہن، بدبودار سانس آپ کو ایک پڑھے لکھے اور سلجھے معاشرے میں لوگوں کے سامنے رسوا کر سکتی ہے اور لوگ آپ سے متنفر ہو سکتے ہیں۔

لوگوں میں ایک غلط روش یہ بھی پائی جاتی ہے کہ کسی پریشانی اور غم میں اس کا استعمال کرتے ہیں۔ نہ صرف مالی طور پر بلکہ معاشی طور پر بھی یہ ایک نقصان کا سبب ہے۔ لاکھوں کروڑوں کا میزانیہ اس کی نظر ہو جاتا ہے۔ حکومت کو ہر سال اس پر ۱۰۰٪ ٹیکس کا اضافہ کرنا چاہیئے۔

(۶) اصول مطالعہ

ہر پڑھا لکھا شخص روزانہ مطالعہ کرتا ہے چاہے وہ کسی دلچسپ ناول یا معلوماتی کتاب کا مطالعہ ہو یا اخبار کا مطالعہ ہو یا پھر دفتر میں حساب کتاب کے رجسٹر کی دیکھ بھال بہر حال ہر ایک کو طبی نقطۂ نظر سے مطالعہ کرتے وقت کچھ اصولوں کو اختیار کرنا لازمی ہے۔ خاص طور پر طالب علم طبقہ ابھی سے فکر و احتیاط کر کے مستقبل کے خدشات سے نپٹ سکتا ہے۔ مطالعہ اور آنکھیں ایک دوسرے کے لیئے لازم و ملزوم کی حیثیت رکھتی ہیں۔ اس لیئے مطالعہ کے اصولوں میں سب سے زیادہ آنکھوں کی بینائی کی حفاظت پر زور دیا جاتا ہے۔

(۱) جاگنے کے فوراً بعد مطالعہ نہ کریں۔ (۲) بعض اشیاء آنکھوں کے لیئے بہت مضر ہوتی ہیں اور ان سے بچاؤ سے آدمی کو بڑی حد تک محفوظ رکھ سکتا ہے۔ کثرتِ غسل، تند و تیز ہوائیں، گرد و غبار، رونا یا آگ کو دیکھنا، مسور، مرچ، رائی، لہسن، باقلا اور پیاز کا بکثرت استعمال نیز منشیات یا تیز دھوپ میں گھومنا وغیرہ آنکھوں کے لیئے نہایت مضر ہے۔ (۳) مطالعہ کرتے وقت خیال رکھیں کہ روشنی براہ راست کتاب پر نہیں پڑنا چاہیئے۔ (۴) ہر سطر کے اختتام پر اپنی پلکیں جھپکا لیں۔ آنکھوں کے لیئے یہ ایک اچھی ورزش ہے۔ اس عمل سے آنکھوں کو آرام ملتا ہے۔ (۵) آنکھوں کو سکون پہنچانے کیلیئے آپ دن میں کئی بار آنکھوں پر پانی کے چھینٹے ماریے۔ (۶) تمباکو نوشی سے آنکھوں کی بینائی متاثر ہوتی ہے۔ (۷) ٹیلی وژن کی عادت نے ہمارے بچوں میں آنکھوں کی بیماریوں میں اضافہ کیا ہے۔ کیونکہ بڑوں کی نسبت بچے زیادہ نزدیک ہو کر ٹی وی دیکھتے ہیں۔ مزید ظلم یہ کہ وہ لگاتار اور خوب محو ہو کر فلمیں اور ڈرامے دیکھتے ہیں۔ جو آنکھوں کے لیئے نہایت خطرناک ہے۔ وی سی آر کی بدولت اس رجحان میں کافی اضافہ ہو گیا ہے۔

Digitized By Khilafat Library Rabwah

نوبل انعامات ۱۹۸۹ء

(مرتبہ: مکرم نوید احمد صاحب، مبشر متعلم جامعہ احمدیہ)

۱۰۔ دسمبر ۱۸۹۶ء کو تریسٹھ سال کی عمر میں ڈائنامائیٹ اور دیگر متعدد آتشگیر مادوں کے موجد نحیف و ناتواں الفریڈ نوبل نے شمالی اٹلی میں اپنے سرمائی مقام "سان ریمو" میں انتقال کیا اور اسی سال دسمبر کو اس کی وصیت کی تفصیلات کا اعلان کر دیا گیا۔

۱۸۹۵ء کے اختتام کے قریب جس وقت پیرس میں نوبل اپنے وصیت نامہ کی تکمیل کے لئے بیٹھا تو اپنی زندگی بھر کے خیالات اور تمناؤں کا اس نے مندرجہ ذیل الفاظ میں اظہار کیا:۔

"میری وفات پر جو جائداد بچے اس کے متعلق ذیل کی تفصیلات کو میری آخری اور قطعی وصیت سمجھا جائے۔

اپنے وصیت نامہ کے منتظمین کو میں ذریعہ ہذا ہدایت کرتا ہوں کہ ..... میری باقی ماندہ جائداد کے سلسلہ میں مفصلہ ذیل طریقہ اختیار کیا جائے ..... ان کو چاہیئے کہ میری جائداد کو رقمی شکل میں تبدیل کر دیں اور حاصل شدہ رقم کو پھر اطمینان بخش محفوظات میں لگا دیں۔ اس طرح جمع شدہ سرمایہ سے ایک فنڈ قائم کیا جائے اور اس فنڈ سے حاصل شدہ منافع سے ہر سال ایسے اشخاص کو انعامات تقسیم کئے جائیں جو گذشتہ ایک سال کے عرصہ میں مادی طور پر نوعِ انسانی کی بہبودی و بھلائی کے لئے نمایاں کارنامے اور خدمت انجام دے چکے ہوں۔ متذکرہ منافع کی رقم کو پانچ مساوی حصوں میں تقسیم کرکے اِس طرح بانٹ دیا جائے کہ ایک حصہ اُس شخص کو دیا جائے جس نے طبیعات میں اہم ترین تحقیقات یا ایجاد کی ہوں ایک حصہ اُس شخص کو دیا جائے جو کیمیا میں اہم ترین تحقیقات یا ترقی کا ذمہ دار ہو۔ ایک حصہ اُس شخص کو دیا جائے جس کی تحقیقات فعلیات اور طب میں انتہائی نمایاں ہوں اور ایک حصہ اُس شخص کو دیا جائے جس نے تصوری رجحانات کا ممتاز ترین کارنامہ ادب میں پیش کیا ہو۔ اور آخری حصہ اُس شخص کو دیا جائے جس نے مختلف قوموں میں دوستانہ تعلقات پیدا کرنے اور فوجی طاقت کو ختم کر دینے یا تخفیف کر دینے اور قیامِ امن کی انجمنوں کی

Digitized By Khilafat Library Rabwah

تشکیل یا ترقی کے سلسلہ میں نمایاں ترین خدمات انجام دی ہوں۔"

اس وصیت کے مطابق ہر سال پانچ شعبہ جات میں نوبل انعام دیا جاتا ہے اور نوبل انعام حاصل کرنے والے دُنیا کے ممتاز ترین افراد میں سے شمار ہوتے ہیں۔ سال ۱۹۸۹ء کے نوبل انعامات کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

طِبّ

جے مائیکل بشپ جن کی عمر ۵۳ سال ہے اور ای۔ وارمس جن کی عمر ۴۹ سال ہے، کو سرطان کے مرض پر تحقیق کرنے اور ان تھک کوششوں کے نتیجے میں ۱۹۸۹ء کا نوبل پرائز دیا گیا۔ طِب کے انعام کا اعلان اسٹاک ہوم کے کیرولینی میڈیکو سرجیکل انسٹی ٹیوٹ کی طرف سے کیا جاتا ہے۔

کیمیا

گذشتہ دس سالوں میں زندگی کی ساخت پر تحقیق کرنے والے دو سائنسدانوں سڈنی ایلٹ مین (ییل یونیورسٹی) اور تھامس کیچ (کالوارڈو یونیورسٹی) کو حیاتیات کے شعبہ میں انقلابی تبدیلیاں لانے پر ۱۹۸۹ء کا کیمیا کا نوبل پرائز دینے کا اعلان کیا گیا۔ کیمیا کے نوبل انعام کا اعلان سویڈن کی سائنس اکیڈمی کی طرف سے کیا جاتا ہے۔

طبیعات

طبیعات کا انعام تین سائنسدانوں کو دیا گیا تینوں ماہرین کا تعلق مختلف جگہوں سے ہے۔ اس سلسلہ میں ہارورڈ یونیورسٹی کے ۷۴ سالہ نارمن ریمزے کا نام سب سے پہلے آتا ہے جنہیں نوبل انعام کی رقم کا آدھا حصّہ یعنی ۲۳۵،۰۰۰ ڈالر دینے کا اعلان کیا گیا۔ انہوں نے ایٹمی گھڑی کو بنیاد فراہم کرنے کا اہم ترین کام کیا ہے۔

دوسرے ماہرینِ طبیعات میں ۶۷ سالہ ہینس ڈی ملٹ جن کا تعلق واشنگٹن یونیورسٹی سے ہے اور ۷۶ سالہ وولف گینگ پال جن کا تعلق بون یونیورسٹی مغربی جرمنی سے ہے شامل ہیں۔

طبیعات کے نوبل انعام کا اعلان بھی سویڈن کی سائنس اکیڈمی کی طرف سے کیا جاتا ہے۔

معاشیات

۱۹۸۹ء کے لئے معاشیات کے نوبل انعام کے حقدار ٹرائگ ہاولمو ٹھہرے۔ ہاولمو نے اخراجات اور آمدنی کے باہمی تعلق کو ریاضیاتی انداز میں پہلی بار متعارف کرایا اور اب اُن کے یہ نظریات و اختراعات بہت عام ہو گئے ہیں اور کئی معاشیات دان اس فیصلے کا بڑی خوشی سے خیر مقدم کر رہے ہیں۔

امن کا نوبل انعام

امن کا نوبل انعام تبت کے 'دلائی لامہ' کو دیا گیا۔

ویران گھر

"جس شخص کے دِل میں قرآن میں سے کچھ بھی نہ ہو وہ دِل یا وہ شخص ویران گھر کی مانند ہے۔"

(ترمذی)

Digitized By Khilafat Library Rabwah

(مکرم طاہر محمود طیب صاحب سرگودھا شہر)

کاغذ کی پیالی میں پانی اُبالا جاسکتا ہے
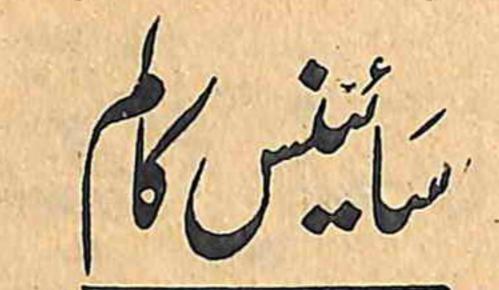
موٹے کاغذ کی ایک بڑی سی پیالی بنا کر اُسے ایک چمٹے سے پکڑ لیں۔ پیالی کو پانی سے بھر لیں اور اُس کے بعد اسے دھیمی آنچ پر گرم کرنا شروع کریں۔ تھوڑی دیر بعد کاغذی پیالی میں پانی کھولنا شروع کر دے گا لیکن پیالی نہیں جلے گی۔

وجہ :- پانی ۲۱۲ درجہ فارن ہائیٹ پر کھولتا ہے جبکہ کاغذ اس سے کہیں زیادہ درجۂ حرارت پر جلنا شروع کرتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ حرارت ملنے پر پانی پہلے کھولنا شروع کر دیتا ہے جبکہ کاغذ ابھی نہیں جلتا۔

پانی میں اُنگلیاں خشک رہتی ہیں

چائے کی ایک پیالی میں کارک کی ایک گولی یا کوئی بھی اور چیز ڈال کر اس میں تقریباً نصف انچ یا ایک انچ گہرا پانی بھر دیں۔ پانی پر لکڑی کا نہایت باریک برادہ خوب اچھی طرح چھڑک دیں۔ اب گولی کو پیالی سے باہر نکالیں آپ کی اُنگلیوں پر برادہ چپک جائے گا لیکن وہ بالکل خشک ہوں گی۔ پانی میں ڈالنے کے باوجود آپ کی اُنگلیاں بھیگنے نہیں پائیں گی۔

وجہ :- دراصل برادے میں پانی تیزی سے سرایت نہیں کرتا۔ جب آپ اپنی اُنگلیاں پیالی میں ڈالتے ہیں تو برادہ ان پر چپک جاتا ہے اور وہ بھیگنے سے محفوظ رہتی ہیں۔

دھاگہ جل کر بھی نہیں ٹوٹتا

ایک خالی گلاس میں بڑا چمچہ بھر باریک نمک ڈالیں اور دو چمچے پانی ڈال کر نمکین محلول تیار کر لیں۔ اب تقریباً ڈیڑھ ڈیڑھ فٹ چار کتانی (کتان کے بنے ہوئے) دھاگے اس محلول میں ڈال دیں اور پانچ منٹ تک انہیں بھیگا رہنے دیں۔ اب ان دھاگوں کو کوٹی سے دو سروں کے ساتھ برابر باندھ دیں اور رات بھر کے لئے انہیں پڑا رہنے دیں صبح تک وہ خشک ہوں۔ صبح چاروں دھاگوں کو دیا سلائی دکھا دیں دھاگے جل جائیں گے لیکن ٹوٹیں گے نہیں۔

وجہ :- دھاگے نمک کی وجہ سے بظاہر تو جل کر سیاہ ہو جاتے ہیں لیکن حقیقت میں وہ پورے طور پر نہیں جلتے اور ان کی طاقت کسی حد تک باقی رہ جاتی ہے۔

○

ع کہتی ہے تجھے خلق خدا غائبانہ کیا

(بلا تبصرہ)

Digitized By Khilafat Library Rabwah

"علماء" اور احترام مساجد

قرآن مجید میں نہ صرف مساجد بلکہ غیر مذاہب کی عبادت گاہوں کے احترام کا بھی حکم دیا گیا ہے لیکن ہمارے علماء خود مسلمانوں کی مساجد کی جس طرح بے حرمتی کرتے رہتے ہیں، اس کی تفصیلات اخبارات میں شائع ہوتی رہتی ہیں۔ اب انہوں نے اس بارے میں مزید ترقی کر لی ہے اور بے حرمتی کی بجائے انہیں گرانا شروع کر دیا ہے۔ حال ہی میں سوات کے علاقے میں دیوبندی علماء (فضل الرحمٰن گروپ) نے اہل حدیث کی زیر تعمیر مسجد کو گرا دیا ہے۔ اس کی تفصیلات بیان کرتے ہوئے فرقہ اہلحدیث کا اخبار ہفت روزہ تنظیم اہل حدیث رقمطراز ہے :-

"سب سے قابلِ افسوس بات یہ کہ علاقہ کی ایک محترم اور عمر رسیدہ و با اثر ہستی حضرت مولانا فضل محمد صاحب مہتمم و خطیب جامع منظر العلوم کی زیر نگرانی ہوئی۔ ان کے علماء شریکِ مشورہ و کارروائی ممتاز سیاسی راہنما امیر جمعیت اسلام (فضل الرحمٰن گروپ) ضلع سوات مولانا عبدالرحمٰن صاحب، مولانا فضل حق صاحب خطیب گل کدہ المعروف پنج پیر والے، مولانا زین العابدین مسجد اللہ اکبر سیدو شریف، مولانا عزیز اللہ صاحب خطیب مسجد امان اللہ خان پرانی سبزی منڈی اور مولانا محمد رحمٰن خطیب علاقہ نواں کلی بھی تھے مشورہ اور پروگرام کے مطابق ۶؍ اکتوبر کے خطباتِ جمعہ میں نواں کلی میں جلسہ کا اعلان کیا گیا کیونکہ وہاں بھی اہل حدیث کا مدرسہ و مسجد قائم ہے۔ خطباتِ جمعہ کے اعلان سے وہ لوگ چوکنا ہو گئے اور مقابلہ کی تیاری شروع کر دی اور حنفی علماء کو ایسے ارادے سے باز رہنے کو کہلا بھیجا۔ چنانچہ ۷، ۸؍ اکتوبر کی درمیانی رات کو پھر مسجد اللہ اکبر میں حنفی علماء کا اجلاس ہوا اور پھر ۸؍ اکتوبر کو منگوڑہ میں جلسہ کا اعلان لاؤڈ سپیکروں کے ذریعے سوزوکی گاڑیوں سے کیا گیا۔ کہیں اس مسجد و مدرسہ کو قادیانی کہیں اسماعیلیہ اور کہیں شیعہ حضرات کا مدرسہ بتایا گیا اور لوگوں کو مزید اشتعال دلانے کے لئے کہا گیا۔ یہ لوگ کہتے ہیں کہ خدا کی شکل انسان جیسی ہے کہ اس مدرسہ و مسجد میں ان لوگوں نے خدا اور رسولؐ کے بُت بنا کر رکھے ہوئے ہیں۔ وغیرہ۔ اس اعلان کو سُن کر مولانا عبدالغفار صاحب مہتمم مدرسہ و مسجد جامعہ امام ابن تیمیہ سنگوٹہ اپنے ایک ہمراہی کے ساتھ اے سی فرزند علی صاحب، ڈی ایس پی شیر عمر خان صاحب

اور ایس ایچ او ممتاز زریں صاحب سے ملے اور تحفظ مانگا۔ اے سی صاحب نے فریق ثانی کو بلایا۔ مولانا فضل محمد صاحب اور مولانا فضل حق صاحب اپنے تین دیگر ہمراہیوں کے ساتھ تشریف لائے۔ دورانِ گفتگو حنفی علماء نے مناظرہ کی خواہش کا اظہار کیا۔ مولانا عبدالغفار صاحب نے اپنے احباب سے مشورہ کر کے ۹ اکتوبر کو جواب دینے کا وعدہ فرمایا۔ مذکورہ بالا علماء نے جناب اے سی صاحب کو یقین دلایا کہ وہ صرف جلسہ کریں گے اور کسی قسم کی تخریبی کارروائی نہیں کریں گے۔ اے سی صاحب کے ہاں سے فریقین واپس ۱۱ بجے آئے۔

Digitized By Khilafat Library Rabwah

سہ پہر ۳ بجے جلسہ مقامی حنفی مدرسہ میں شروع ہوا۔ مولانا فضل محمد دیگر علماء کے ساتھ بنفسِ نفیس موجود تھے۔ تلاوت کے بعد مولوی محمد رحمٰن صاحب نے نفرت انگیز اور اشتعال انگیز تقریر کی جس سے مجمع کے شرکاء میں سے کچھ لوگ مدرسہ کی جانب لپکے بعد ازاں مولانا فضل محمد صاحب اور دیگر علماء سامعین کے ہمراہ مسجد و مدرسہ کی جانب بڑھے اور تھوڑی دیر میں مسجد و مدرسہ کی اینٹ سے اینٹ بجادی۔ حملہ آور دو صد پینتیس بوری سیمنٹ اور تیس من سریا، دروازے و کھڑکیاں، آہنی میز، دینی کتب (تفسیر قرآن) لوٹ کر لے گئے اور وہاں اب شٹرنگ کے سامان کے کوٹلے اور ملبہ کے ڈھیر کے سوا کچھ بھی نہ تھا۔

افسوس صد افسوس وہ اسلام جس نے عیسائیوں کے گرجوں اور ہندوؤں کے مندروں کا تحفظ کیا۔ آج اسلام کے نام پر چند علماء نے جھوٹ بول کر مسلمانوں کے ہاتھوں مسجد و دینی مدرسہ کو شہید کروادیا۔" (ہفت روزہ تنظیم اہلحدیث لاہور بابت ۲۷ اکتوبر ۱۹۸۹ء صفحہ ۱۴-۱۵)

علامہ پرویز صاحب فرمایا کرتے تھے کہ "ہماری قوم نے علماء حضرات کو مفت کے مال کا عادی بنا دیا ہے"۔ اس عادت کا لازمی نتیجہ ہے کہ جب کسی وقت مال آسانی سے نہ ملے تو ایسے لوگ ڈاکہ ڈالنے سے بھی اجتناب نہیں کرتے۔ اہلحدیث علماء کو حکومت سے فریاد کرنے کی بجائے علماء حضرات کی مفت خوری کی عادت کو ختم کرنا چاہیئے۔ (بشکریہ "طلوع اسلام" لاہور، دسمبر ۱۹۸۹ء صفحہ ۵۸-۵۹)

"خدا تعالیٰ اپنی تائیدات اور اپنے نشانوں کو ابھی ختم نہیں کرچکا اور اسی کی ذات کی مجھے قسم ہے کہ وہ بس نہیں کرے گا جب تک میری سچائی دُنیا پر ظاہر نہ کردے۔ پس اے تمام لوگو! جو میری آواز سُنتے ہو خدا کا خوف کرو اور حد سے مت بڑھو۔ اگر یہ منصوبہ انسان کا ہوتا تو خدا مجھے ہلاک کر دیتا اور اس تمام کاروبار کا نشان نہ رہتا۔ مگر تم نے دیکھا ہے کہ کیسی خدا تعالیٰ کی نصرت میرے شامل حال ہو رہی ہے ۔۔۔ اے بندگانِ خدا! کچھ تو سوچو کیا خدا تعالیٰ جھوٹوں کے ساتھ ایسا معاملہ کرتا ہے؟"

(حضرت بانی سلسلہ احمدیہ)

Digitized By Khilafat Library Rabwah

اخبارِ مجالس

آگے قدم بڑھائے جا

مرتبہ:- ناصر احمد طاہر۔ مبشر احمد محمود

شعبہ خدمتِ خلق

قیادت ضلع کراچی

حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ (اللہ تعالیٰ کی آپ پر بے شمار برکات ہوں) فرماتے ہیں:۔

"یاد رکھو ہمدردی کا دائرہ میرے نزدیک بہت وسیع ہے۔ کسی قوم اور فرد کو الگ نہ کرے ..... مَیں کہتا ہوں کہ تم خدا تعالیٰ کی ساری مخلوق سے ہمدردی کرو خواہ کوئی ہندو ہو یا مسلمان یا کوئی اَور ..."

بنی نوع انسان کی بھلائی اور مخلوقِ خدا کی بے لوث خدمت ہمیشہ سے جماعت احمدیہ کی امتیازی خصوصیت رہی ہے جس کا بیگانوں نے بھی برملا اقرار و اعتراف کیا ہے۔

اِس ضمن میں مجلس خدام الاحمدیہ قیادت ضلع کراچی ایک نمایاں مقام رکھتی ہے اور خدمتِ خلق کے حوالہ سے ہمیشہ غیر معمولی کارکردگی پیش کرتی ہے۔ انتہائی اختصار کے ساتھ گزشتہ کچھ عرصہ کی کارگزاری کی رپورٹ پیش کی جا رہی ہے۔

عطیۂ خون:- ۱۰ر فروری کو بیت الحمد مارٹن روڈ میں جلسہ سیرت النبیؐ کے موقع پر ۲½ گھنٹے میں کُل ۱۰۱ بوتل خون جمع کیا گیا۔ خدام دورانِ جلسہ باری باری جا کر خون دیتے رہے۔ یہ خون ادارہ فاطمیہ کے بلڈ بینک میں جمع کروایا گیا۔ ماہِ فروری میں ہی اس سے قبل بھی فاطمیہ کے سنٹر میں جا کر ۵۲ خدام نے عطیۂ خون دیا تھا۔ اِس ایثار کے اعتراف میں ۲۳ر فروری کو ایک تقریب میں فاطمیہ کی طرف سے جماعت کو انعامی شیلڈ اور تعریفی سند عطا کی گئی۔

۱۰ر مارچ کو شاہ فیصل کالونی میں ایک اَور بلڈ کیمپ لگایا گیا۔ فضل عمر سوسائٹی اور ادارہ فاطمیہ کے اشتراک سے اس کیمپ میں کل ۱۲۶ بوتل خون جمع کیا گیا۔ بہت سے اطفال، خدام اور لجنات کی بلڈ گروپنگ بھی کی گئی۔ غیر معمولی تعاون کے اعتراف میں فاطمیہ کی جانب سے محترم قائد صاحب ڈرگ کالونی کو تعریفی سرٹیفکیٹ اور شیلڈ دی گئی۔ اِن بڑے کیمپس کے علاوہ ماہِ رمضان المبارک میں کراچی کے بعض دوسرے علاقوں سے بھی کُل تقریباً ۷۰ بوتل خون جمع کیا گیا۔

خون کا عطیہ دینے کے سلسلہ میں ایک دوست مکرم شیخ عبدالرزاق صاحب مجلس مارٹن روڈ نے قابلِ تقلید مثال قائم کی۔ کراچی کے ایک دوست کی اہلیہ

Digitized By Khilafat Library Rabwah

کو خون کی ضرورت تھی۔ شیخ صاحب نے فوری طور پر ایک بوتل خون دے دیا۔ خون دینے کے بعد آپ نے بتایا کہ "میں نے ابھی صرف چار روز قبل جلسہ سیرۃ النبیؐ کے موقع پر خون دیا تھا مگر اپنے بھائی کو پریشانی میں نہ دیکھ سکا اور دوبارہ دے دیا۔ یہ تو صرف دو بوتل کی بات ہے میں تو اپنے خون کا آخری قطرہ تک دے سکتا ہوں" یہ جذبہ قابلِ صد ستائش و تحسین ہے۔ ع

ملتے کہاں ہیں ایسے محبت رسیدہ لوگ

مورخہ ۱۸ راگست ۱۹۸۹ء کو قیادت ضلع کے تحت فضل عمر ڈسپنسری مارٹن روڈ میں عطیۂ خون کا ایک کیمپ لگایا گیا جس میں کراچی کی مختلف مجالس کے خدام نے کُل ۲۶ بوتل خون دیا۔

میڈیکل کیمپوں کا قیام :- قیادت ضلع کراچی کے بھرپور تعاون سے فضل عمر ویلفیئر ایسوسی ایشن کے زیرِ اہتمام وقتاً فوقتاً اندرونِ سندھ کے پسماندہ علاقوں میں میڈیکل کیمپ لگائے جاتے ہیں۔ اس خدمت میں سینیئر ڈاکٹر صاحبان کی سرپرستی میں نوجوان خدام ڈاکٹرز اور لیڈی ڈاکٹرز بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے ہیں۔ چنانچہ خدا تعالیٰ کی عطا کردہ توفیق سے نومبر ۱۹۸۸ء تا جنوری ۱۹۸۹ء کی سہ ماہی میں مختلف مقامات پر کُل ۹ طبی کیمپ لگائے جو کہ بفضل اللہ بہت کامیاب رہے۔ ان کیمپوں میں مجموعی طور پر ۵۹ ڈاکٹرز اور لیڈی ڈاکٹرز کے علاوہ ۴۴ دیگر خدام و انصار نے حصہ لیا۔ دُور دراز علاقوں تک پہنچنے کے لئے ۵۵۹۵ کلومیٹر سفر طے کیا گیا اور کُل ۲۷۲۳ افراد کا مفت معائنہ و علاج کیا گیا جس میں کُل ۱۵۵ گھنٹے وقت صرف ہوا۔ جن پسماندہ علاقوں میں کیمپ لگائے گئے اُن میں تھر کا انتہائی دشوار گزار علاقہ بھی شامل ہے۔ آمد و رفت کے لئے ویگن، بس اور بعض اوقات ٹرک استعمال کیا گیا۔ ہر جگہ پر مستورات کے لئے علیحدہ باپردہ انتظام کیا جاتا تھا۔ مقامی جماعتوں نے جملہ انتظامات میں بھرپور تعاون کیا۔ مریضوں کو ادویات بالکل مفت فراہم کی گئیں۔ جبکہ مریضوں کی غالب اکثریت غیر از جماعت افراد پر مشتمل ہوتی تھی

قیادت ضلع کراچی کے زیرِ اہتمام جلسہ یوم تشکر :-

مجلس خدام الاحمدیہ ضلع کراچی کے زیرِ اہتمام ۷ رجولائی ۱۹۸۹ء کو بعد نماز، مبارک بیت الحمد مارٹن روڈ میں جلسہ صد سالہ جشنِ تشکر کا انعقاد کیا گیا۔ صدارت مکرم امیر صاحب جماعت احمدیہ کراچی نے فرمائی۔ تلاوت، عہد اور نظم کے بعد تقاریر کی گئیں اور خدام نے خوش الحانی کے ساتھ نظمیں سنائیں۔ مکرم عبید اللہ علیم صاحب نے بھی اپنا منظوم کلام پیش کیا۔ محترم امیر صاحب نے انتہائی پُر مغز صدارتی خطاب فرمایا۔ آخر پر قائد صاحب ضلع کراچی مکرم قریشی محمود احمد صاحب نے جلسہ کے کامیاب انعقاد پر اظہارِ تشکر کیا۔ حاضری کے لحاظ سے مجلس سٹیل ٹاؤن اوّل اور مجلس ملیر دوم قرار پائی جنہیں مکرم امیر صاحب نے انعامات سے نوازا۔ کل حاضری ۱۶۰۹ رہی جس میں ۹۰۰ خدام، ۳۰۰ اطفال، ۳۷۲ انصار اور ۳۷ غیر از جماعت دوست شامل تھے۔

Digitized By Khilafat Library Rabwah

اجتماعات و جلسے

تھرپارکر :- مجلس خدام الاحمدیہ ضلع تھرپارکر کا سالانہ اجتماع ۶ ستمبر تا ۸ ستمبر ۱۹۸۹ء منعقد ہوا۔ ۷۶۰ خدام، اطفال اور انصار نے شرکت کی علمی و ورزشی مقابلہ جات ہوئے۔

حیدر آباد :- مجالس ہائے خدام الاحمدیہ اضلاع تھرپارکر، بدین، سانگھڑ اور ٹھٹھہ کا ڈویژنل تربیتی اجتماع ۱۴-۱۵ ستمبر ۱۹۸۹ء کو گوندل فارم ضلع حیدر آباد میں منعقد ہوا۔ علمی و ورزشی مقابلہ جات بھی ہوئے۔

بھلوال :- مجلس خدام الاحمدیہ بھلوال ضلع سرگودھا کا مقامی اجتماع ۱۵-۱۶ ستمبر ۱۹۸۹ء کو ہوا۔ ۳۱ خدام و اطفال نے شرکت کی علمی و ورزشی مقابلہ جات ہوئے۔

سکھر :- مجالس ہائے خدام الاحمدیہ علاقہ سکھر کا سالانہ اجتماع ۲۱-۲۲ ستمبر ۱۹۸۹ء کو باندھی میں منعقد ہوا۔ اس میں خدام اور اطفال کے علاوہ انصار اور لجنہ اماء اللہ نے بھی شرکت کی۔ پہلے دن کی حاضری ۵۸۲ اور دوسرے دن ۸۴۹ تھی۔ اس اجتماع میں تربیتی تقاریر، علمی و ورزشی مقابلہ جات اور مجلس سوال و جواب ہوئی۔

اس اجتماع میں ضلع خیرپور، نواب شاہ، سکھر، شکارپور، جیکب آباد، لاڑکانہ، شہداد پور، ملتان، ٹھٹھہ، حیدر آباد اور کراچی کے نمائندگان نے شرکت کی۔

اسٹیل ٹاؤن کراچی :- مجلس خدام الاحمدیہ اسٹیل ٹاؤن کراچی کا پہلا سالانہ اجتماع ۲۲ ستمبر ۱۹۸۹ء کو منعقد ہوا۔ اس اجتماع میں تربیتی تقاریر، علمی و ورزشی مقابلہ جات، اور مجلس سوال و جواب ہوئی۔

ڈرگ کالونی :- مجلس خدام الاحمدیہ ڈرگ کالونی کراچی کا پہلا سالانہ تربیتی اجتماع ۱۲-۱۳ اکتوبر کو بیت الانوار میں منعقد ہوا۔ علمی و ورزشی مقابلہ جات ہوئے۔ اور علمی و تربیتی تقاریر ہوئیں۔

نماز تہجد اور درس کا بھی اہتمام کیا گیا۔ اختتامی اجلاس میں حاضری ۱۶۵ تھی۔

مجلس لانڈھی کورنگی کراچی

ہفتہ تربیت :- مرکزی پروگرام کے مطابق ۲۲ تا ۲۹ مارچ ہفتہ تربیت منایا گیا۔ نماز فجر اور نماز تہجد کے لئے ۹ سنٹرز قائم کئے گئے تھے۔ ۲۲ مارچ کو ۵۴ خدام نے نفلی روزہ رکھا اور اجتماعی افطاری میں شامل ہوئے۔ ۲۳ مارچ کو جشنِ تشکر کے جلسہ منعقدہ ۶-بیز آباد میں ۴۲ خدام اور ۲۵ اطفال نے شرکت کی۔ ۲۶ مارچ کو مجلس نے مجلس سوال و جواب منعقد کی جس میں مکرم حافظ مظفر احمد صاحب نے

Digitized By Khilafat Library Rabwah

سوالات کے جواب دیئے - اس مجلس میں ۵۰ خدام اور ۱۴۴ اطفال نے شرکت کی - دوران ہفتہ نماز باجماعت اور تلاوت قرآن کریم کی طرف خدام کو خصوصی توجہ دلائی گئی - اس طرح تمام مقررہ پروگراموں پر عمل کرتے ہوئے ہفتہ کو بھرپور جوش و جذبہ کے ساتھ منایا گیا۔

مجلس ڈرگ کالونی کراچی

شعبہ خدمت خلق :-

ماہ جون میں بھی چھ خدام نے عطیہ خون دیا۔ ماہ جولائی میں عیدالاضحیٰ کے روز خدام نے قربانی کا گوشت تقسیم کیا اور احمدی احباب کے گھروں سے کھالیں اکٹھی کرکے قیادت ضلع کراچی کے سپرد کیں۔ عیدالاضحیٰ کے ہی مبارک موقع پر چھ خدام پر مشتمل ایک کمیٹی نے جناح ہسپتال جاکر ۳۰ مریضوں کی عیادت کی۔ اُن میں پھل تقسیم کیا اور مالی امداد بہم پہنچائی۔

شعبہ تربیت :-

۱۲ مئی بروز جمعۃ المبارک ایک عید ملن پارٹی منعقد کی گئی جس میں ۴۰ خدام، ۴۱ انصار اور ۳۰ اطفال نے شرکت کی مجلس ڈرگ کالونی کے راہ مولیٰ میں گرفتار ہونے والے خدام بھی شریک ہوئے۔

۲۲ جون کو جلسہ جشن تشکر محترم امیر صاحب جماعت احمدیہ کراچی کی زیرِ صدارت ہوا۔ تلاوت و نظم اور مکرم مربی صاحب کی تقریر کے بعد محترم امیر صاحب نے نصائح سے نوازا۔ جلسہ میں ۷۳ خدام اور ۲۴ اطفال نے شرکت - اسی طرح قیادت ضلع کراچی کے زیر اہتمام ۷ جولائی کو ہونے والے جلسہ جشن تشکر میں بھی مجلس ہذا کے خدام نے بڑے جوش و جذبہ کے ساتھ شرکت کی۔ حاضری ۷۵ فیصد رہی۔

ماہ اگست میں قرآن کریم ناظرہ اور باترجمہ سکھانے کے لیئے دو علیحدہ علیحدہ کلاسز کا اجراء کیا گیا۔ دوران ماہ دو بار نماز تہجد بھی ادا کی گئی

شعبہ وقار عمل :-

۳۰ جون کو مثالی وقار عمل کیا گیا جس میں ۳۴ خدام و اطفال نے کل سات گھنٹے تک کام کرکے بیت سے ملحقہ گلی میں مٹی ڈالی۔

ماہ اگست میں بھی ایک وقار عمل کیا گیا جس میں ۱۶ خدام اور ۵ اطفال نے شرکت کی - احمدیہ گیسٹ ہاؤس ڈرگ روڈ کی صفائی اور دھلائی کی گئی۔

بشیر آباد :-

مجلس خدام الاحمدیہ بشیر آباد نے ۹ نومبر ۱۹۸۹ء کو جلسہ کیا۔ اس میں تربیتی تقاریر کے علاوہ علمی و ورزشی مقابلہ جات ہوئے۔ کل حاضری ۳۱۴ تھی۔ اس میں خدام اور انصار نے بھی شرکت کی۔

ڈہرکی :-

مجلس خدام الاحمدیہ ڈہرکی ضلع سکھر میں ۳۰ نومبر ۱۹۸۹ء کو جلسہ سیرت النبیؐ ہوا۔

تھرپارکر :-

مجلس خدام الاحمدیہ ضلع تھرپارکر سندھ میں جلسہ سیرۃ النبیؐ ماہ اکتوبر میں ۱۲ ربیع الاوّل کو ہوا - اس میں خدام، اطفال اور انصار کی تعداد ۴۰ تھی۔

Digitized By Khilafat Library Rabwah

اورنگی ٹاؤن کراچی :-

مجلس خدام الاحمدیہ اورنگی ٹاؤن کراچی میں جلسہ ...... ۶ ستمبر ۸۹ء کو ہوا اس میں کل حاضری ۸۶ تھی۔ سو فیصد گھروں میں ماہنامہ خالد اور ماہنامہ تشحیذ الاذہان جاری کروایا گیا ہے۔

وقارِ عمل

مجلس خدام الاحمدیہ نوکوٹ تھرپارکر سندھ :-

۳۵ خدام و اطفال نے ۶۰ گھنٹے وقارِ عمل کیا۔ ۲۰۰ فٹ سڑک صاف کی گئی۔ بیت المہدی اور کوارٹر کی مرمت اور صفائی کی گئی۔ ۱۳ فٹ گہرا گڑھا کھودا گیا اور غسلخانہ بنایا گیا۔ اور واٹر سپلائی پائپ لگایا گیا۔

مجلس خدام الاحمدیہ ٹکڑا ۵۸/۳ ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ :-

۱۶ ستمبر ۱۹۸۹ء کو ۲۷ خدام و اطفال نے وقارِ عمل کیا۔ انصار بھی شامل ہوئے۔ بیت الذکر میں بھرتی کے لئے ۲۹ ٹرالیاں مٹی ڈالی گئی۔

خالد کی اشاعت بڑھا کر اس کی مالی حالت کو مضبوط بنانے میں ادارہ سے تعاون کیجئے!

(مینیجر ماہنامہ خالد۔ ربوہ)

مجلس خدام الاحمدیہ کوئٹہ :-

۱۰-۱۱ ستمبر ۱۹۸۹ء کو مثالی وقارِ عمل ہوا۔ ۵۰ خدام و اطفال نے ۱۶½ گھنٹے کام کیا۔ گیسٹ ہاؤس کی دیوار بنائی گئی۔

نیز ۲۲ ستمبر کو ۴۵ خدام و اطفال نے ۲½ گھنٹے وقارِ عمل کرکے قبرستان کی صفائی کی گئی۔

مطالعہ کتب

ماہ فروری میں خدام کے مطالعہ کے لئے کتاب "سبز اشتہار" مقرر ہے زیادہ سے زیادہ خدام اس کتاب کا مطالعہ فرمائیں!

(مہتمم تعلیم)

ضروری گزارش!

خریدار حضرات اپنے تبدیلی پتہ سے ضرور مطلع کرتے رہا کریں تاکہ پرچہ ضائع نہ ہو۔ (مینیجر خالد ربوہ)

خریداران "خالد" اپنا بقایا چندہ جلد ادا فرما کر ادارہ سے تعاون کریں۔ (مینیجر ماہنامہ خالد ربوہ)

MONTHLY KHALID RABWAH
Regd. No. L5830
JANUARY 1990
Digitized By Khilafat Library Rabwah

UN MATCHABLE EXPERTISE IN

SCREEN PRINTING

- GIVE AWAY ITEMS
- NAME PLATES
- MONOGRAMS
- PANEL PLATES
- STICKERS
- RADIO, TV. & CLOCK DIALS

Rely on us for Quality & Price

LATEST TECHNIQUE TO PRINT ON UN EVEN SURFACE

اعلیٰ فنی مہارت • جدید جاپانی مشینیں • تربیت یافتہ عملے کی زیرِ نگرانی

مونوگرام • واشنگ مشین پینل پلیٹس • سٹکرز • ریڈیو • ٹی وی • کلاک ڈائلز
اور ہر قسم کی نیم پلیٹس بنانے کے ماہر

معیار اور قیمت کے لیے ہم پر اعتماد کیجئے۔

سکرین پرنٹنگ کی دنیا میں منفرد نام

خان نیم پلیٹس

ھاؤس نمبر ۵ بلاک نمبر ۱۴ سیکٹر بی - ون کالج روڈ ٹاؤن شپ لاہور فون: 844862